روزنامہ

WATTAN وطن

The Urdu Daily

بڈگام

منگلوار

30 جولائی 2024

TUESDAY
30-JULY-2024

The Urdu Daily WATTAN Budgam | RNI No. JKURD/2011/37141 | Vol: 14 | No: 167 | Pages: 08 | قیمت: 02 روپے | صفحات: 08 | شمارہ نمبر: 167 | جلد: 14

صفحہ 08 کپتانی سے متعلق کبھی نہیں سوچتا ہوں

صفحہ 08 محسن نقوی کو کرکٹ کا زیادہ نہیں پتہ

شدید ترین گرمی سے آخر کار لوگوں کو راحت نصیب

کہیں ہلکی تو کہیں جم کر بارشیں

دن کے درجہ حرارت میں کمی، آئندہ کچھ دنوں تک مزید بارشوں کا امکان

سرینگر/29 جولائی//

وادی کشمیر میں ریکارڈ توڑ گرمی کی لہر سے آخر کار لوگوں کو راحت نصیب ہوئی اور سرینگر سمیت وادی کے شمال وجنوب میں بارشیں ہوئی۔ کئی دنوں کی شدید گرمی کے بعد وادی کشمیر میں ہوئی بارشوں اور جزوی طور پر ابر آلود موسمی صورتحال کے بعد درجہ حرارت معمول سے نیچے درج ہوا ہے جس کے نتیجے میں گرمی کی شدید لہر سے لوگوں کو راحت نصیب ہوئی تاہم رات کا درجہ حرارت مسلسل اوپر درج کیا جارہا ہے۔ اسی دوران محکمہ موسمیات نے آئندہ چوبیس گھنٹوں کے دوران کہیں کہیں ہلکی بارشوں کا امکان ظاہر کرتے ہوئے آئندہ پانچ روز تک موسمی صورتحال جوں کی توں رہنے کی پیشگوئی کی ہے۔ سی این آئی کے مطابق وادی کشمیر میں...101

شیر کالونی سوپور میں پُر اسرار دھماکہ، چار افراد لقمہ اجل

علاقے میں صف ماتم، پولیس نے تحقیقات بڑے پیمانے پر شروع کردی

سرینگر/29 جولائی//

شمالی قصبہ سوپور کے شیر کالونی علاقے میں اس وقت سنسنی کا ماحول پھیل گیا جب سہ پہر ایک پراسرار دھماکے میں دو کمسن بچوں سمیت چار افراد لقمہ اجل بن گئے۔ پولیس نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ معاملے کی نسبت کیس درج کرکے تحقیقات شروع کردی گئی ہے۔ سی این آئی کو سوپور سے نمائندے نے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ....102

چین کے ساتھ تعلقات اچھے نہیں

کچھ بھی معمول کے مطابق نہیں: جے شنکر

ایک پڑوسی کے بطور ہم بہتر تعلقات کے خواہاں

سرینگر/29 جولائی//

بھارت اور چین کے درمیان جاری کشیدگی کے بیچ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ بیجنگ کے ساتھ نئی دہلی کے تعلقات بہت اچھے نہیں چل رہے ہیں اور اس بات پر زور دیا کہ تعلقات کس طرح معمول کے مطابق نہیں ہیں۔ سی این آئی کے مطابق ٹوکیو میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے اس بات کا انکشاف.....103

ہمارے جوان ملک کی سرحدوں کی حفاظت

کرتے ہیں یہ ہماری قومی سلامتی کا حساس مسئلہ: راجناتھ

سرینگر/29 جولائی//

اگنیور کے معاملے پر قوم کو گمراہ کرنے کی کوششیں ہورہی ہیں کی بات کرتے ہوئے وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا کہ ہمارے جوان....106

پونچھ کے مضافات میں زنگ آلودہ شل برآمد

سرینگر/29 جولائی//

جموں کے پونچھ کے مضافات میں ایک زنگ آلودہ مارٹر شل برآمد کرلیا جس کے بعد اسکو ناکارہ بنایا گیا۔ سی این آئی کے مطابق پونچھ ضلع کے ایک گاؤں میں سیکورٹی فورسز نے زنگ آلود مارٹر گولہ ملا اور....105

سال رواں کے دوران ریکارڈ تعداد

میں امرناتھ یاتریوں نے گپھا کے درشن کئے

سرینگر/29 جولائی//

سال رواں کے دوران ریکارڈ تعداد میں امرناتھ یاتریوں کی آمد کے بیچ سخت ترین حفاظتی انتظامات کے ساتھ 1800 یاتریوں پر مشتمل ایک اور قافلہ جموں بیس کیمپ سے وادی کی طرف روانہ ہوگیا۔ سی این آئی کے مطابق سخت حفاظتی انتظامات کے بیچ سالانہ امرناتھ یاترا جاری ہے....104

ملک کی ترقی کیلئے حکومت کا خاکہ پیش کرنے کی خاطر

وزیر اعظم نریندر مودی آج سی آئی آئی کانفرنس سے خطاب کریں گے

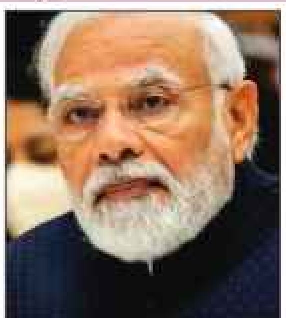

سرینگر/29 جولائی//

وزیر اعظم نریندر مودی نئی دہلی کے وگیان بھون میں 30 جولائی کو دوپہر کے وقت وکست بھارت کی جانب سفر 2024-25 کے عنوان سے سی آئی آئی کانفرنس سے خطاب کریں گے۔ سی این آئی کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی 30 جولائی کو سی آئی آئی کانفرنس سے خطاب کریں گے۔ اس کے مرکزی بجٹ پیش کیے جانے کے بعد کی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کریں گے۔ ہندوستانی صنعت کی کنفیڈریشن کی جانب سے اس کانفرنس کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ اس کا مقصد ترقی کیلئے حکومت کے بڑے....107

ٹریکنگ کے دوران نوجوان پھسل کر از جان

سرینگر/29 جولائی//

شمالی کشمیر کے سیاحتی مقام گلمرگ میں شدید بارشوں کے بیچ ٹریکنگ کے دوران نوجوان پھسل کر لقمہ اجل بن گیا جبکہ اس کا ساتھی شدید طور پر زخمی ہوگیا۔ سی این آئی کو اس ضمن میں نمائندے نے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ گلمرگ کے مضافات میں شدید بارشوں کے دوران ٹریکنگ کرنے کے دوران....108

پولیس سب انسپکٹر بھرتی امتحان کے پیپر

لیک کیس میں ماسٹر مائنڈ کی ضمانتی درخواست مسترد

سرینگر/29 جولائی//

سال 2022 کے جموں کشمیر پولیس سب انسپکٹر بھرتی امتحان کے پیپر لیک کیس میں مبینہ ماسٹر مائنڈ کی ضمانت کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ منی لانڈرنگ نہ صرف ملک کے مالیاتی نظام کیلئے بلکہ بڑے پیمانے پر عالمی معیشت کو بھی ایک سنگین خطرہ ہے۔ سی این آئی کے مطابق سال 2022 میں جموں کشمیر پولیس کے سب انسپکٹر بھرتی امتحان کے دوران پیپر لیک کے کیس کی تحقیقات انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے تیز کردی ہے اور اس کیس کے ماسٹر مائنڈ کی ضمانتی عرضی بھی ای ڈی کی عدالت نے مسترد کردی۔ خیال رہے کہ ریواڑی ہریانہ کے مبینہ ماسٹر مائنڈ یتن یادو......109

محکمہ بجلی میں تبادلے اور تقرریاں

محکمہ بجلی میں 4 سپرانٹنڈنٹ انجینئروں کا تبادلہ

سرینگر/29 جولائی//

محکمہ بجلی میں 4 انچارج سپر انٹنڈنٹ انجینئروں کے تبادلے اور تقرریاں عمل میں لائی۔ محکمہ بجلی کے پرنسپل سیکریٹری ایچ راجیش پرساد کی طرف سے جاری احکامات کے مطابق انتظامیہ کے مفاد میں سپر انٹنڈنٹ انجینئر آپریشن اینڈ مینٹیننس گاندربل انجینئر ممتاز احمد کو تبدیل کرکے سٹیٹ پاور ڈیولپمنٹ کارپوریشن میں سپر انٹنڈنٹ انجینئر آپریشن اینڈ جنریشن کشمیر تعینات کیا گیا جبکہ سپر انٹنڈنٹ انجینئر آپریشن اینڈ مینٹیننس سرکل جموں پاور ڈیولپمنٹ کارپوریشن، کشتواڑ انجینئر نیرج شرما کو تبدیل کرکے سپر انٹنڈنٹ انجینئر آپریشن اینڈ مینٹیننس کمرشل اینڈ سروے جموں کے....110

بجٹ نے ٹیکس دہشت گردی کو روکنے کیلئے کچھ نہیں کیا

چکرویو کا دوسرا نام پدماویہ ہے جو کمل کے پھول کی شکل میں خوف اور تشدد ہے

سرینگر/29 جولائی//

بجٹ 2024-25 پر بات کرتے ہوئے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ولوک سبھا میں لیڈر آف اپوزیشن راہول گاندھی نے کہا کہ بجٹ نے ٹیکس دہشت گردی کو روکنے کیلئے کچھ نہیں کیا۔ سی این آئی کے مطابق بجٹ اجلاس دوبارہ شروع ہونے کے ساتھ ہی پارلیمنٹ میں خطاب کرتے ہوئے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ولوک سبھا میں لیڈر آف اپوزیشن راہول گاندھی نے کہا کہ بجٹ نے ٹیکس دہشت گردی کو روکنے کیلئے کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے چکرویہ (ایک سرکلر ٹریپ) کے بارے میں بات کی جس نے ہندوستانی عوام کو پھنسایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس چکرویہ کے پیچھے تین قوتیں ہیں۔ ''پہلا اجارہ دارانہ سرمائے کا نظریہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ دو لوگوں کو پوری ہندوستانی دولت کے مالک ہونے کی اجازت دی جائے۔ چکرویہ کا ایک عنصر طاقت کے ارتکاز سے آتا ہے، دوسرا ہے ایجنسیاں، سی بی آئی، ای ڈی، انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ۔ اور تیسرا پولیٹکل ایگزیکٹو ہے یہ تینوں......112

بڈگام میں منشیات فروش گرفتار: پولیس

سرینگر/29 جولائی//

معاشرے سے منشیات کی لعنت کو ختم کرنے کیلئے اپنی کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے بڈگام پولیس نے 01 منشیات فروش کو گرفتار کیا اور اس کے قبضے سے نشیلی ادویات مادہ برآمد کیا۔ سی این آئی کے مطابق پولیس پوسٹ سوئیہ بگ کی پولیس پارٹی نے ناکہ چیکنگ کے دوران ایک گاڑی کو روکا اور مذکورہ گاڑی کی تلاشی کے دوران ڈرائیور کے قبضے سے چلی جیسی 14 کلو گرام وزنی مادہ برآمد ہوئی۔ مذکورہ آلو ڈرائیور کی شناخت ہلال احمد ڈگہ ولد محمد رمضان ڈگہ......111

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

صحت کے لیے فائدہ مند 2 قدرتی جوسز

چقندر اور گاجر ایسی سبزیاں ہیں جو اپنے ذائقے کی وجہ سے لگ بھگ ہر ایک کو ہی پسند ہوتی ہیں مگر کیا آپ ان دونوں کے جوس یا عرق کے فائد جانتے ہیں یہ دونوں سبزیاں دوران خون کو بڑھاتی ہیں، بلڈ پریشر میں کمی، جسم سے زہریلے اخراج میں مدد دینے کے ساتھ متعدد طبی مسائل کی روک تھام میں مدد دیتی ہیں جس کی وجہ ان میں موجود اینٹی آکسائیڈنٹس اور غذائی اجزا ہیں۔ یہاں آپ ان دونوں کے جوس کے فوائد جان سکیں گے۔ چقندر اور گاجر کا جوس جگر کے صحت مند افعال میں مدد دیتا ہے جس کی وجہ چقندر میں موجود جز بیٹائن ہے جبکہ گاجر کا جوس جسم سے موثر طریقے سے اضافی زہریلے مواد کو خارج کرنے میں مددگار ہے۔ ان دونوں سبزیوں میں موجود ورم کش خصوصیات اور اینٹی آکسائیڈنٹس جسمانی ورم کے علاج میں مددگار ثابت ہوسکتی ہیں۔ چقندر اور گاجریں میٹابولک سسٹم کو حرکت میں لاکر قبض کی تکلیف سے ریلیف دیتی ہیں۔ ان سبزیوں میں موجود غذائی اجزاء نظام ہاضمہ کو بہتر بنانے میں مدد دیتے ہیں، گاجروں میں موجود فائبر نہ صرف بلڈ شوگر لیول کو متوازن کرتا ہے بلکہ معدے کو بھی صحت مند بناتا ہے۔ ان میں موجود نائٹریٹ خون میں جاکر نائٹرک آکسائیڈ میں تبدیل ہوجاتا ہے، یہ ایسا جز ہے جو شریانوں کو پرسکون رکھ کر دوران خون کو بہتر بناتا ہے جبکہ دماغ تک آکسیجن کی فراہمی بہتر کرتا ہے۔ دونوں سبزیوں میں ایک جز بیٹا کیروٹین ہوتا ہے جو کہ جسم میں وٹامن اے کی شکل اختیار کرلیتا ہے، یہ وٹامن صحت مند بینائی کے لیے ضروری ہے جبکہ عمر بڑھنے سے آنکھوں کے افعال میں آنے والی تنزلی جیسے مسائل کا امکان کم کرتا ہے۔ ان دونوں سبزیوں میں موجود آئرن خون کے صحت مند سرخ خلیات بنانے میں مددگار ہوتے ہیں، ان دونوں کا جوس انیمیا کی شکایت میں کمی لاسکتا ہے۔ یہ جادوئی مشروبات وٹامن سی سے بھرپور ہوتے ہیں جو جلد کی رنگت میں تبدیلیوں کی روک تھام کرتا ہے، جبکہ جلد کو جگمگانے میں بھی مدد دیتا ہے۔ ان دونوں سبزیوں میں ایسے منرلز موجود ہوتے ہیں جو بے جان بالوں کی بحالی میں مدد دے سکتے ہیں۔ ان سبزیوں کے جوس نائٹریٹ کی موجودگی کی وجہ سے بلڈ پریشر میں کمی لانے کے لیے بھی فائدہ مند ہیں، نائٹریٹ بلڈ پریشر کی سطح کو مستحکم رکھنے میں مدد دینے والا جز ہے۔

آ گہی اور سبزی خوری

ہمارے ملک میں چھاتی کے سرطان کی شرح میں روز بہ روز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق ایشیائی ملکوں میں جس شہر میں چھاتی کے سرطان کی شرح سب سے بلند ہے، وہ کراچی ہے۔ ویسے تو اس شہر میں تعلیم یافتہ اور باخبر خواتین کی تعداد دیگر شہروں کے مقابلے میں زیادہ ہے، لیکن افسوس کہ وہ چھاتی کے سرطان کے متعلق اتنی باخبر نہیں ہیں جتنا انہیں ہونا چاہیے۔ یہ ایسا مہلک مرض ہے جس سے آگہی کے باعث ہی محفوظ رہا جاسکتا ہے، مگر مرض سے متعلق آگہی کا نہ ہونا، بے احتیاطی، شرم اور دیگر عناصر کے باعث خواتین کی اکثریت جانتے بوجھتے بھی اس موضوع پر نہ تو معلومات حاصل کرتی ہے اور نہ اس حوالے سے کوئی احتیاط برتتی ہے جس کے باعث ان میں بروقت مرض کی تشخیص نہیں ہو پاتی، حالاں کہ اگر ابتدائی مرحلے میں اس کی تشخیص ہوجائے تو مرض کو بڑھنے سے روکا جاسکتا ہے۔ موجودہ دور میں ہمارا میڈیا ہر موضوع پر معلومات اور آگہی فراہم کرتا رہتا ہے۔ چھاتی کے سرطان کے حوالے سے بھی معلومات فراہم کی جاتی ہے۔ ٹی وی چینلز بھی حقائق پر مبنی معلومات فراہم کی جاتی ہے۔ بس ہماری خواتین کو اس جانب توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔ انہیں چاہیے کہ اس سلسلے میں از خود بھی اس بات کا پتا لگاتی رہیں کہ کہیں ان کی چھاتی میں کوئی گلٹی یا رسولی تو نہیں، کوئی گانٹھ تو محسوس نہیں ہورہی یا یہ کہ کچھ بڑھ تو نہیں رہی۔ ایسا شبہ محسوس کرتے ہی فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں اور میمو گرافی کروا کر تسلی کرلیں۔ اپنے روزمرہ اطوار زندگی پر ایک طائرانہ نظر دوڑائیں اور غور کریں کہ کیا اس میں ایسے عوامل شامل تو نہیں جو چھاتی کے سرطان کا سبب بن سکیں۔ اس میں رسک فیکٹر اہم ترین ہے۔

ہر سال منہ کے کینسر میں 30 ہزار افراد مبتلا ہونے لگے

کراچی/ حیدرآباد/ کراچی: پاکستان میں منہ کے کینسر کی شرح تشویشناک حد تک بڑھتی جارہی ہے، عالمی ادارہ صحت کے مطابق پاکستان میں منہ کے کینسر کی شرح میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے، کراچی میں منہ کے کینسر کی شرح 30 فیصد تک پہنچ گئی ہے، عالمی ادارہ صحت کے مطابق دنیا بھر میں ہونے والی ہلاکتوں میں ہر 8 ویں ہلاکت منہ کے کینسر سے ہورہی ہے۔ دنیا بھر میں ہر سال 80 لاکھ سے زائد افراد مختلف اقسام کے کینسر کے باعث موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں، عالمی رپورٹ کے مطابق 2030 تک دنیا کی ڈھائی کروڑ سے زائد آبادی منہ سمیت دیگر اقسام کے کینسر کا شکار ہوجائے گی، ماہرین صحت کا کہنا ہے کہ کینسر کی بنیادی وجہ انسانی جینز میں رونما ہونے والے تغیرات ہیں جو کینسر کا سبب بن رہے ہیں، پاکستان میں بھی مختلف اقسام کے کینسر کی شرح تشویش ناک حد تک بلند ہورہی ہے اور اس حوالے سے پاکستان ایشیائی ممالک میں سرفہرست ملک ہے، 15 سال قبل منہ کے کینسر کا شکار ہونے والے افراد کی عمریں 50 سال سے زائد ہوتی تھیں، مگر پاکستان میں پان، چھالیہ، گٹکے، مین پوری اور سگریٹ نوشی کے استعمال سے اب 14 سے 15 سال کے نوجوانوں میں اس کی شرح میں تیزی سے اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے، کراچی میں ہر سال منہ سمیت دیگر کینسر کے 148,000 کیسز رپورٹ ہورہے ہیں، کینسر کے مرض پر تحقیق کے بین الاقوامی ادارہ (آئی اے آر سی) کے مطابق دنیا بھر میں 2016 میں 28.2 ملین کینسر کے نئے مریض موجود تھے جس میں سے 10.5 ملین افراد ہلاک

سماجی میل جول میں اضافہ صحت کے لیے انتہائی مفید ہے، رپورٹ

لندن: ماہرین کے مطابق انسان ایک سماجی حیوان ہے اور دیگر انسانوں سے روابط بڑھانے کے عمل سے کئی طرح کے طبی، نفسیاتی اور جسمانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس کے برخلاف تنہائی اور اکیلا پن کئی امراض کو جنم دیتا ہے جن میں ڈپریشن سے لے کر امراض قلب تک شامل ہیں۔ ماہر نفسیات سوسن پنکر کہتی ہیں کہ جب ہم کسی شناسا سے ملاقات کرتے ہیں تو اس کا اثر ویکسین جیسا ہوتا ہے کیونکہ دماغ ایسے نیورو ٹرانسمیٹرز خارج کرتا ہے جو دباؤ اور ڈپریشن کو ختم کرتے ہیں۔ مصافحہ کرنے اور تالی مارنے سے بھی دماغ آکسی ٹوسن خارج کرتا ہے۔ انسان کا دوسرے انسان پر اعتماد بڑھتا ہے اور یوں اس کے حوصلے میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی حوالے سے ایک سال قبل کیے گئے سروے سے معلوم ہوا تھا کہ شوہر اور بیوی اگر ایک دوسرے کا خیال رکھیں تو اس سے ایک دوسرے کے جسمانی درد میں کمی واقع ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں کینسر کے مریضوں پر کی گئی ایک تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ دوست اور اہل خانہ اگر تعاون کریں تو اس سے کیموتھراپی کو برداشت کرنے کی صلاحیت اور دماغی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی طرح معاشرے میں دوسروں سے میل ملاپ بڑھانے سے یادداشت بہتر ہوتی ہے اور دوستوں میں گزارے گئے وقت کا عین اثر وہی ہوتا ہے جو کسی درد کش دوا (پین کلر) کا ہوتا ہے۔ یونیورسٹی آف کیلی فورنیا برکلے کے پروفیسر میتھیو لابرمین کہتے ہیں کہ اگر آپ کسی کو کوئی بات سمجھائیں تو یہ اس سے کہیں بہتر ہوتا ہے کہ آپ کوئی بات کسی ٹیسٹ یا امتحان سے سیکھیں۔ ڈاکٹر میتھیو کے مطابق جب سماجی دماغ جاگتا ہے۔

روزے کے صحت پر مزید حیرت انگیز اثرات دریافت

ٹوکیو: روزہ یا اس سے زائد وقت کا فاقہ ہمارے جسم کے لیے انتہائی مفید ثابت ہوتا ہے جس کے مزید فوائد سامنے آتے رہتے ہیں اور اب جاپانی ماہرین نے کہا ہے کہ روزے سے خون میں 30 ایسے مفید میٹابولک مارکرز بڑھ جاتے ہیں جو جسم پر حیرت انگیز اثرات مرتب کرتے ہیں۔ گزشتہ کئی برس سے ماہرین روزے کے جسم پر اثرات پر غور کررہے ہیں اور حال ہی میں اوکی ناوا انسٹی ٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے اسکالر پروفیسر تاکایوکی تیرویا نے تحقیق کے بعد کہا ہے کہ جانوروں کے ماڈل پر فاقے کے حیرت انگیز اثرات سامنے آئے ہیں جنہیں سمجھنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ماہرین نے چار تندرست رضاکاروں کو بھرتی کیا اور انہیں 10.34 اور 58 گھنٹوں تک کھانے سے بعض رکھا لیکن یہ بایومارکر کی بجائے کسی اور موضوع سے متعلق تھی۔ حیرت انگیز طور پر ماہرین نے دریافت کیا کہ فاقے کے بایومارکرز پر گہرے اور اہم اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ماہرین نے دیکھا کہ 58 گھنٹے کے بعد جسم کے اندر 44 ایسے میٹابولائٹس میں اضافہ ہوا جن میں سے 30 پر اس سے قبل غور نہیں کیا گیا تھا یعنی فاقے سے ان کے افراز پر غور نہیں کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ جسم میں توانائی کے متبادل ذخائر پر سگنلنگ بڑھانے والے بایومارکرز میں اضافہ ہوا جن میں بیوٹائریٹس اور برانچ چین امائنو ایسڈ قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ اینٹی آکسیڈنٹس کا فروغ بھی دیکھا گیا جس سے معلوم ہوا کہ روزہ یا فاقہ عمر رسیدگی کو روکتا ہے۔ دوسری اہم بات یہ سامنے آئی کہ کھانے سے دوری کی صورت میں مائٹوکونڈریائی سرگرمی بڑھتی ہے۔ اس سے جسم میں لچک اور صحتمند بڑھاپا فروغ پاتا ہے۔ طویل عمری کی وجہ بننے والے تین اہم اجزا لیوسین، آئسولیوسین اور آفتھیلک ایسڈ کی شرح فاقے کی صورت میں بڑھتی ہوئی دیکھی گئی۔ یہ تینوں میٹابولائٹس بڑھاپے میں کم ہوتے جاتے ہیں لیکن جوانی میں زیادہ ہوتے ہیں۔ واضح رہے کہ میٹابولائٹس ان لاتعداد مالیکیول (سالمات) کو کہتے ہیں جو ہمارے جسم میں بہت سارے کام سرانجام دیتے ہیں۔ ماہرین نے کہا ہے کہ فاقے کی تحقیق پر مزید کام کی ضرورت ہے تاکہ اس کے مزید فوائد کو سامنے لایا جاسکے۔

تھرمل تصاویر کے ذریعے جلنے کے زخم کے علاج میں معاونت

کینیڈا: دنیا بھر کے ایمرجنسی روم میں جب جلنے والے مریضوں کو لایا جاتا ہے تو پہلے ڈاکٹر جلنے کی زخموں کی نوعیت، اس کی گہرائی اور پھیلاؤ کو دیکھتے ہوئے اس کے جلنے کے درجوں کا اندازہ لگاتے ہیں جس میں وقت لگتا ہے لیکن ڈیجیٹل انفراریڈ تھرموگرافی سے یہ کام بہت آسان ہوسکتا ہے۔ کینیڈا کی میک گل یونیورسٹی کے ماہر ہوزے لوئیس رامریز گارشیالیونا اور ان کے ساتھیوں نے پی ایل او ایس ون میں ایک رپورٹ شائع کرائی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کسی تکلیف کے بغیر ڈیجیٹل انفراریڈ تھرموگرافی کے ذریعے فوری طور پر جلنے کے زخم کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اس ٹیکنالوجی میں جسم سے خارج ہونے والی حرارت کو دیکھا جاتا ہے۔ انسانی جسم میں حرارت کا انحصار خون کے بہاؤ پر ہوتا ہے۔ اس طرح زخم کے اندر خون کے بہاؤ اور موجودگی کو دیکھنے کے لیے یہ ایک بہتر طریقہ ہے۔ اس طرح بار بار ماہرین تھرمل امیجنگ کے ذریعے معلوم کرسکتے ہیں کہ آیا زخم ٹھیک ہو بھی رہا ہے یا مزید خراب ہورہا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ جلنے کے بدترین عمل میں خون کی رگیں شدید متاثر ہوتی ہیں۔ اس طرح خون کے ذریعے اہم اجزا آگے نہیں پہنچ پاتے اور یوں لاکھ کوششوں کے باوجود بھی زخم درست نہیں ہو پاتا۔ ماہرین نے اس ڈیجیٹل انفراریڈ تھرموگرافی کے ذریعے زخم کے بھرنے کی پیشگوئی کا ایک طریقہ بھی وضع کیا ہے۔ اس میں زخم کے تھرموگرام لے کر اس کا موازنہ صحت مند جلد سے کیا جاتا ہے۔ زخم کے تھرموگرام کی تبدیلیاں اس وقت تک دیکھی جاتی ہیں جب تک وہ صحتمند جلد کی طرح کا عکس نہیں دیتا۔ اس کے بعد کئی تھرموگرام (جلد کے جلنے کی تصاویر) کو مصنوعی ذہانت کے ذریعے جانچا جاتا ہے اور صرف درجہ حرارت کی تبدیلی سے ہی زخم کے بھرنے کی پیشگوئی کی گئی جس میں 90 فیصد درستی دیکھی گئی۔ میک گل ماہرین کے مطابق یہ نظام مریض کے لیے ایک بہترین پیشگوئی کرتا ہے۔ اس کی بدولت زخم میں مردہ حصے بھی شناخت کیے جاسکتے ہیں یہاں تک کہ علاج کے طریقے اور مریض کے اسپتال میں رہنے کی مدت کی پیشگوئی بھی ممکن ہے۔

نئے کپڑوں کو پہننے سے قبل دھونا ضروری ہے، تحقیق

نیویارک: کولمبیا یونیورسٹی میں کی گئی ایک تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ نئے ملبوسات کو بغیر دھوئے پہننے سے جلدی امراض کے حملہ آور ہونے کا خدشہ رہتا ہے اس لیے نئے ملبوسات کو استعمال کرنے سے قبل ایک مرتبہ ضرور دھولینا چاہیے۔ کولمبیا یونیورسٹی کے پروفیسر ڈونلڈ بیلیسٹو نے تحقیق کا آغاز ان شکایات کے موصول ہونے کے بعد کیا جس میں نئے ملبوسات کو بغیر دھوئے استعمال کرنے سے جلدی امراض جیسے سوزش، خارش اور فنگس میں مبتلا ہونے کے واقعات سامنے آئے تھے۔ تحقیق 5 ہزار سے زائد لوگوں پر کی گئی جس میں 42 فیصد افراد نئے ملبوسات کو بغیر دھوکر پہننے پر جلدی امراض میں مبتلا ہو گئے۔ پروفیسر ڈونلڈ بیلیسٹو کے مطابق ریڈی میڈ ملبوسات کئی مراحل سے گزرنے کے بعد مارکیٹ تک پہنچتے ہیں جس کے دوران درزی سے لے کر دکان میں آویزاں کرنے والے تک کے ہاتھوں سے گزرتے ہیں جب کہ نقل و حمل کے درمیان بھی جراثیم کے اثر انداز ہونے کا احتمال رہتا ہے جب کہ دکان کے مالکان جراثیم سے بچاؤ کا اہتمام بھی نہیں کرتے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ملبوسات کی دکان میں ریڈی میڈ کپڑوں کی خریداری کرنے سے قبل کچھ افراد اسے پہن کر پیمائش بھی کرتے ہیں اور فٹ نہ آنے پر مسترد کردیتے ہیں اور یہ ایک لباس کے ساتھ دو تین مرتبہ بھی ہوسکتا ہے اس لیے ان افراد کے پہننے سے یا کسی زخم سے جراثیم ان ملبوسات میں منتقل ہو سکتے ہیں۔ پروفیسر ڈونلڈ بیلیسٹو تحقیق کی روشنی تجویز کرتے ہیں کہ ریڈی میڈ ملبوس کو استعمال سے قبل ایک بار ضرور دھولینا چاہیے تاکہ ان جراثیم سے محفوظ رہا جائے جو انسانی جلد پر اثرانداز ہوکر خارش، سوزش اور انفیکشن

پھولوں سے پھول بنیے

کائنات کی خوب صورتی قدرت کے حسین، دل کش اور دیدہ زیب نظاروں میں پنہاں ہے۔ رنگ برنگے پھول جہاں طبیعت کو طمانیت کی فرحت انگیز خوش بو بخشتے ہیں، وہیں ان میں انسان کے لیے بے شمار فوائد و ثمرات بھی پائے جاتے ہیں۔ ہماری اس دنیا میں مختلف رنگوں کے خوب صورت تر و تازہ پھول پائے جاتے ہیں، خاص طور مصر، نیدر لینڈ اور یونان میں پھولوں کو پرفیوم کے لیے استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ بہت سی جلدی پروڈکٹس میں ان کا خوب استعمال کیا جاتا ہے، تاکہ آپ کی جلد قدرتی تر و تازگی کے ساتھ ساتھ نرم بھی رہے اور خوب صورت و پرکشش بھی۔ تمام کاسمیٹکس مصنوعات میں پھولوں کو بہ طور عرق استعمال کیا جاتا ہے۔ پھولوں کی خوش بو کا استعمال انسانی دماغ کو ہر قسم کی ٹینشن سے دور رکھتا ہے۔ کچھ مختلف قسم کے ہوم فلاورز کو آپ اپنی روزمرہ کی روٹین میں استعمال کرسکتی ہیں اور اس سے لطف اندوز ہوسکتی ہیں۔ ذیل میں اس حوالے سے بات کی جارہی ہے۔ چنبیلی سفید رنگ کی پنکھڑیوں پر مشتمل ایک نہایت خوش بودار، خوب صورت اور حسین پھول ہے۔ اس پھول سے نکالا جانے والا تیل بہت سے قیمتی وٹامنز پر مشتمل ہوتا ہے۔ چنبیلی سے تیار کردہ بہت سی پروڈکٹس جلد کے کیل مہاسوں کو ختم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ چنبیلی کے تیل کا مساج ٹینشن اور اداسی کو دور کرتا ہے۔ لیونڈر فلاور کو اردو میں حزام کہتے ہیں۔ یہ کاسمیٹکس میں استعمال ہونے والا بہترین خوش بودار پھول ہے۔

اگر آپ ایک گیلن پانی روزانہ پینا شروع کردیں تو کیا ہوگا

سننے میں تو یہ بہت زیادہ لگتا ہے کہ مگر یاد رکھیں کہ جسم کا 60 فیصد حصہ پانی پر مشتمل ہے تو اتنا پانی پینا کوئی خاص بات نہیں۔ تاہم روزانہ اتنا پانی پینے پر آپ کے ساتھ یہ 7 چیزیں ضرور ہوسکتی ہیں۔ اگر آپ اچانک ہی پانی کا استعمال بڑھا دیں گے تو آپ کو غیر اطمینان بخش حد تک پیٹ بھرا ہوا محسوس ہوگا۔ فکر مند مت ہوں یہ احساس جلد ختم ہوجائے گا تاہم دن بھر میں ایک ساتھ گلاس پینے کی بجائے کچھ گھونٹ لے کر پینا اس احساس کو کم کرسکتا ہے۔ جب پیٹ بھرنے کا احساس ختم ہونا شروع ہوگا تو آپ جسم میں موجود اضافی نمکیات کو باہر نکالنے لگیں گے اور بار بار ٹوائلٹ کے چکر لگانے پڑسکتے ہیں۔ تاہم اس عمل کے نتیجے میں آپ کے جسم کے لیے غذا کو ہضم کرنا زیادہ آسان ہوجاتا ہے۔ اور بار بار ٹوائلٹ سے جانے سے آپ کو جسمانی طور پر زیادہ حرکت کرنے کا موقع بھی مل جاتا ہے۔ اس کی ایک وجہ ہے جب ہی طبی سائنس تجویز دیتی ہے کہ کھانے سے پہلے ایک گلاس پانی پینا جسمانی وزن میں کمی کے لیے بہترین ہوتا ہے۔ آپ کو پیٹ بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے جو آپ کو بہت زیادہ غذا جسم کا حصہ بنانے سے روکتا ہے۔ پانی جسم میں آکسیجن اور گلوکوز کو درست طریقے پہنچانے سے مدد دیتا ہے اور اس کے نتیجے میں آپ ورزش کے دوران خود کو توانائی سے زیادہ بھرپور محسوس کرتے ہیں۔ مزید براں یہ جوڑوں اور مسلز کے لیے لبریکنٹس کا کام کرتا ہے۔ اگر آپ زیادہ پیشاب کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ جسمانی فضلے کو زیادہ خارج کررہے ہیں، آپ کم کھاتے ہیں۔

بہت زیادہ چینی جسم پر کیسے اثرانداز ہوتی ہے

کیا آپ بہت زیادہ چینی کھاتے ہیں؟ تو کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ عادت صرف جسمانی وزن کے مسائل کے ساتھ ساتھ متعدد طبی مسائل کا باعث بھی بن سکتی ہے یہ انتباہ امریکا میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آیا۔ کیلیفورنیا یونیورسٹی کی تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ چینی کا بہت زیادہ استعمال درحقیقت ایک علامت ہے جو متعدد امراض کی جانب اشارہ کرتی ہے جو زندگی میں کسی وقت آپ کو اپنا نشانہ بناسکتے ہیں۔ تحقیق میں بتایا گیا کہ اگر غذا میں چینی کی مقدار زیادہ ہو تو یہ جسم میں جانے کے بعد انتڑیوں میں جذب ہوتی ہے جہاں سے یہ جگر کی جانب سفر کرتی ہے۔ درحقیقت جگر جسم کا واحد عضو ہے جو اس شکر کو مختلف کاموں کے لیے استعمال کرسکتا ہے۔ تاہم جب شکر کی مقدار بہت زیادہ ہو تو جگر کی اسے استعمال کرنے کی گنجائش ختم ہونے لگتی ہے جس کے بعد اس کے پاس اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں رہتا کہ اس اضافی جز کو جگر کی چربی میں بدل دے۔ تحقیق میں مزید بتایا گیا کہ ڈیٹا سے ثابت ہوتا ہے کہ جب جگر جب شکر کو چربی میں بدلتا ہے تو یہ اس بات کا اشارہ ہوتا ہے کہ انسولین کی مزاحمت کا عارضہ لاحق ہوچکا ہے۔ یہ عارضہ آگے بڑھ کر میٹابولک سینڈروم امراض جیسے ذیابیطس، بلڈ پریشر، لیبلے کے مسائل، خون کی شریانوں میں پیچیدگیاں، کینسر، دماغی تنزلی اور امراض قلب وغیرہ میں بھی بدل سکتا ہے جبکہ جگر کے امراض کا خطرہ الگ لاحق ہوجاتا ہے۔ تحقیق میں بتایا گیا کہ چالیس فیصد عام وزن کے افراد کسی

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

سپریم کورٹ بل کی منظوری میں مبینہ تاخیر پر غور کرے گی، نوٹس جاری

نئی دہلی//

سپریم کورٹ نے کیرالہ اور مغربی بنگال کے گورنروں کی طرف سے بلوں کو منظوری دینے میں مبینہ تاخیر کا الزام لگانے والی دونوں ریاستوں کی حکومتوں کی درخواستوں پر جمعہ کو متعلقہ گورنروں کے ایڈیشنل چیف سکریٹریوں کو نوٹس جاری کرکے انہیں تین ہفتوں کے اندر تفصیلی جواب داخل کرنے کی ہدایت دی۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ اور جسٹس جے بی پارڈی والا اور منوج مشرا کی بنچ نے دونوں ریاستی حکومتوں کی مختصر دلیلیں سننے اور درخواستوں پر غور کرنے کا فیصلہ کرنے کے بعد آج یہ حکم دیا۔ کیرالہ اور مغربی بنگال کی حکومتوں نے کئی بلوں کو مہینوں تک زیر التوا رکھنے یا تو انہیں منظوری دینے سے انکار کرنے یا انہیں صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنے کے دونوں گورنروں کے فیصلوں کو چیلنج کرتے ہوئے الگ الگ درخواستیں دائر کی ہیں۔ بنچ نے کیرالہ اور مغربی بنگال حکومتوں کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکلاء کے کے وینو گوپال اور اے ایم سنگھوی کے مختصر دلائل کو سننے کے بعد کہا، "جواب تین ہفتوں کے اندر داخل کیا جائے اور ریاستوں کی طرف سے ایک مشترکہ نوٹ بھی پیش کیا جائے۔" مسٹر وینو گوپال نے کہا کہ عدالت کو اس معاملہ پر رہنما خطوط وضع کرنے کی ضرورت ہے کہ گورنر کب صدر کو بلوں کو واپس بھیج کر صدر کو بھیج سکتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی دلیل دی کہ گورنر کو وضاحت کرنی چاہیے کہ وہ کب بلوں کو منظوری دینے سے انکار اور کب انہیں صدر کو بھیج سکتے ہیں۔ ملک کے مختلف گورنروں کے ذہنوں میں ابہام ہے کہ بلوں کی منظوری کے حوالے سے ان کے پاس کیا اختیارات ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ فی الحال (کیرالہ میں) اس معاملے کے آٹھ میں سے دو بل 23 ماہ تک زیر التوا رکھے گئے ہیں۔ ایک کو 15 ماہ، دوسرا 13 ماہ اور دیگر کو 10 ماہ کے لیے زیر التوا رکھا گیا۔ یہ انتہائی افسوسناک صورتحال ہے۔ انہوں نے دلیل دی کہ گورنروں میں کنفیوژن ہے اور وہ بلوں کو زیر التوا رکھتے ہیں۔ یہ آئین کے خلاف ہے۔ مغربی بنگال حکومت کی طرف سے پیش ہوئے مسٹر سنگھوی نے بنچ کے سامنے دلیل دی کہ جب بھی عدالت کیس کی سماعت کرتی ہے کچھ بلوں کو منظوری دے دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمل ناڈو کے معاملے میں بھی ایسا ہی ہوا۔ آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت دائر کی گئی اپنی درخواست میں کیرالہ حکومت نے صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کے کیرالہ کے گورنر کے بھیجے گئے سات بلوں میں سے چار کی منظوری روکنے کی کارروائی یا نظر ثانی کے اقدام کو چیلنج کیا ہے۔ کیرالہ حکومت نے صدر کو بل بھیجنے کے گورنر کے اقدام کو بھی چیلنج کیا ہے۔ حکومت نے دلیل دی ہے کہ ان میں سے کوئی بھی بل مرکز اور ریاستی تعلقات سے متعلق نہیں ہے اور اس کے لیے صدر کی منظوری کی ضرورت نہیں ہے۔ مغربی بنگال حکومت نے اپنی درخواست میں گورنر سے 2022 سے آٹھ بلوں پر کارروائی نہ کرنے پر سوال اٹھایا ہے۔ حکومت نے گورنر کو اپنے سکریٹری کے ذریعے ان بلوں کو ایک مخصوص وقت کی حد کے اندر نمٹانے کی ہدایت دینے کی مانگ کی۔ حکومت نے کہا کہ گورنر بل کا فوری طور پر نپٹارہ کریں۔ درخواست کے مطابق گورنر کو آرٹیکل 200 کی شق کے مطابق مناسب وقت کے اندر/جلد از جلد کارروائی کرنی چاہیے۔

وزارت اقلیتی امور کے زیر اہتمام "لوک سمورد ھن پرو" کا اہتمام

نئی دہلی// مرکزی وزارت اقلیتی امور نے قومی راجدھانی دہلی میں دستکاری کے فن اور ہنر پر مبنی لوک سمورد ھن ایگزیبیشن کا اہتمام کیا ہے۔ یہاں دلی ہاٹ میں 16 جولائی کو شروع ہونے والی یہ نمائش آئندہ 31 جولائی تک جاری رہے گی۔ وزارت اقلیتی امور کے نیشنل مائناریٹیز ڈویلپمنٹ اینڈ فنانس کارپوریشن کی چیف منیجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر آبھا رانی سنگھ نے آج یہاں یو این آئی اردو سروس کو بتایا کہ وزیراعظم نریندر مودی کی ترغیب پر اس نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے اور یہ اپنی نوعیت کی 9 ویں نمائش ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس نمائش میں ملک بھر کی 30 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے 162 اسٹال لگائے گئے ہیں، جن میں ماہر دستکار اور ہنرمند شرکت کر رہے ہیں، جنہیں حکومت کی طرف سے آمدو رفت اور قیام وطعام کی سہولتوں کے علاوہ اسٹال لگانے کے لئے مفت جگہ اور دیگر سہولتیں فراہم کرائی گئی ہیں اور یہ تمام اسٹال اقلیتی طبقات کے لوگوں کے ہیں۔ محترمہ آبھارانی نے بتایا کہ اس طرح کی نمائش لگانے کا مقصد ملک بھر کی دستکاری اور وراثتی ہنر کے فن کو زندہ رکھنے کے ساتھ ساتھ ان کو فروغ دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزارت اقلیتی امور نے ان ہنرمندوں کو ایسا پلیٹ فارم فراہم کیا ہے، جس میں وہ اپنے ہاتھوں سے تیار کردہ مصنوعات زیادہ سے زیادہ فروخت کرکے روزگار کے نئے مواقع پیدا کرسکیں اور اس طرح ہنر کو فروغ دیا جائے۔ محترمہ آبھارانی نے بتایا کہ اس نمائش میں اسٹال لگانے والوں میں کئی ایسے افراد ہیں، جن کو اپنے فن میں مہارت کی وجہ سے پدم شری ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ "لوک سمورد ھن پرو" کی نمائش میں بچوں سے متعلق کئی پروگرام بھی لائیو دکھائے جاتے ہیں تاکہ انہیں بچپن سے ہی ان مصنوعات اور ہنر سے متعلق واقفیت ہوسکے اور ان کے اندر مثبت جذبہ پیدا ہوسکے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ لوک سمورد ھن پرو کے مختلف پروگراموں کے ذریعے اقلیتی طبقات کے دستکاروں اور ہنرمندوں کو ٹریننگ بھی دی جاتی ہے، جس میں جدید ترین ڈیزائن اور جدید تکنیک کا استعمال شامل ہے۔ نمائش میں بنارس سے آئے محمد سلیم ممتاز انصاری اور مولانا انور نے بنارسی مصنوعات کے شاندار ڈیزائن والے خوبصورت کپڑوں کی نمائش لگائی ہے جبکہ جودھپور کے محمد رمضان چھیپا نے راجستھان کے بلاک پرنٹ والے کپڑوں کے شاندار ڈیزائن کی نمائش لگائی ہے۔ اس بار پہلی مرتبہ لداخ کے فنکاروں نے اپنی فنی مہارت کی نمائش لگائی ہے۔ جبکہ دیگر تمام ریاستوں کی خاص اور خوبصورت مصنوعات اس نمائش کی زینت بن رہی ہیں۔ خیال رہے کہ دلی ہاٹ میں جاری یہ نمائش 31 جولائی تک جاری رہے گی۔

گورنرز کے اختیار پر پرائیویٹ بل لانے کی تجویز ووٹوں کی تقسیم میں مسترد

نئی دہلی// کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی آئی-ایم) کے رکن ڈاکٹر جان برٹاس کی طرف سے گورنروں کے حقوق اور اختیارات سے متعلق ایک پرائیویٹ بل پر راجیہ سبھا میں ووٹوں کی تقسیم کی نوبت آگئی اور اسے پیش کیے جانے کو اکثریت سے مسترد کر دیا گیا۔ بل پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر برٹاس نے کہا کہ کئی بار دیکھا گیا ہے کہ گورنر اپنی مرضی کے مطابق کام کرنا چاہتے ہیں۔ اس بل میں انہوں نے آئین میں ترامیم کا مطالبہ کیا تھا تاکہ گورنر ریاستی وزراء کونسل کے مشورے پر کام کریں اور آئین کی روح کا احترام کیا جائے۔ جب ڈپٹی چیئرمین ہری ونش نے صوتی ووٹ سے منظوری کے لیے بل پر بحث اور منظوری کے لیے ایوان کے سامنے پیش کیا تو ایوان میں موجود حکمراں جماعت کے اراکین نے اس کے خلاف 'نہیں' اور اپوزیشن اراکین نے 'ہاں' کہہ کر اس کی تائید کی۔ اس ہاں اور نہ کی صورت حال پر دونوں فریقوں کی مختلف تشریحات کو دیکھتے ہوئے مسٹر ہری ونش نے ڈاکٹر برٹاس کو مختصراً اپنے خیالات پیش کرنے کا موقع دیا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ وفاقی نظام کے نقطہ نظر سے ریاستوں کا کردار اور ذمہ داری ایک اہم موضوع ہے۔ گورنرز کو کونسل آف منسٹرز کے مشورے پر عمل کرنا چاہیے۔ سپریم کورٹ نے بھی اس پر اپنی رائے دی ہے۔ اس کی مخالفت کرتے ہوئے بی جے پی کے ڈاکٹر سدھانشو ترویدی نے کہا کہ گورنر کو صدر کے نمائندہ کے طور پر مقرر کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اپنے آپ کو صرف ریاستی وزراء کونسل کے مشورے تک ہی محدود رکھیں گے تو صدر کے اختیار پر سوال کھڑا ہوجائے گا۔ کانگریس کے جے رام رمیش نے کہا کہ آئین کا آرٹیکل 153 گورنروں کی تقرری کا انتظام کرتا ہے۔

ایم ایس پی قانون بنانے سے حکومت کا انکار کسانوں کے ساتھ دھوکہ/ کانگریس

نئی دہلی// کانگریس نے کہا کہ وزیر زراعت شیوراج سنگھ چوہان نے پارلیمنٹ میں کسانوں کے لیے کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) قانون نہ بنانے کا اعلان کر دیا ہے اور یہ کسانوں کے ساتھ مودی حکومت کی بڑی دھوکہ دہی ہے۔ کانگریس کے سینئر لیڈر رندیپ سنگھ سرجے والا نے جمعہ کو یہاں پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ مودی حکومت کسانوں کے لیے ایم ایس پی قانون نہیں بنا رہی ہے اور مسٹر چوہان نے اس کا واضح طور پر پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے۔ انہوں نے اسے بی جے پی کی کسان مخالف ذہنیت کا نتیجہ قرار دیا اور کہا کہ یہ ذہنیت آج ایوان میں اس وقت دیکھنے میں آئی جب وزیر زراعت نے کسانوں کے لیے ایم ایس پی قانون بنانے سے صاف انکار کر دیا۔ یہ وہی وزیر زراعت ہیں جنہوں نے مندسور میں کسانوں کے خون سے ہولی کھیلی تھی۔ کانگریس لیڈر نے آج کا دن کسانوں کے لیے یوم سیاہ قرار دیا اور کہا کہ حکومت نے کسانوں کے لیے ایم ایس پی قانون بنانے سے صاف انکار کر کے ملک کے خوراک فراہم کرنے والوں کے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اپنے وعدے سے پیچھے ہٹ گئی ہے اور جس نے کسانوں کے ساتھ ناانصافی کی ہے وہ آگے نہیں بڑھ سکتا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کسانوں کے حقوق کے لئے سڑکوں سے لے کر پارلیمنٹ تک لڑے گی اور انہیں ان کے حقوق دلائے گی۔ انہوں نے کہا، "آج کسانوں کے لیے سیاہ دن ہے کیونکہ حکومت نے ایم ایس پی قانون بنانے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ آج پارلیمنٹ میں کسانوں اور مزدوروں کو دھوکہ ہوا ہے۔ کسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے آج کا دن یوم سیاہ ہے۔ وزیر زراعت نے واضح طور پر کہا ہے کہ کسانوں کے لیے ایم ایس پی قانون نہیں بنایا جائے گا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے ان کی آمدنی بڑھانے کی بات کہی تھی۔ حکومت نے کسانوں کے لیے جو کمیٹی بنائی تھی اس نے دو سال میں کچھ نہیں کیا۔ کسان اس حکومت کو معاف نہیں کریں گے۔ وزیر اعظم کی اگنی ویر یوجنا سے متعلق سوال پر انہوں نے کہا کہ مسٹر مودی ملک کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب 18 سال کی عمر میں فوج میں شامل ہونے والا فوجی چار سال میں فوج سے باہر ہو جائے گا اور 22 سال کے نوجوان کو فوج میں شامل ہونے کے قابل نہیں سمجھ کر اسے باہر کا راستہ دکھایا جائے گا تو پھر کیسے ملک کی فوج جوان ہو سکتی ہے۔ بجٹ میں دفاعی شعبے سے متعلق سوال پر کانگریس لیڈر نے کہا کہ حکومت نے دفاعی بجٹ میں کمی کرکے ملک کی سلامتی کے ساتھ کھلواڑ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چین نے ہماری زمین پر قبضہ کر رکھا ہے لیکن حکومت جواب دینے کے بجائے دفاعی بجٹ میں کٹوتی کر رہی ہے۔ بجٹ 17 فیصد سے کم کر کے 13 فیصد کر دیا گیا ہے جو ملکی دفاع سے کھلواڑ ہے۔

حکومت شاہ کمیشن کی رپورٹ کی ایک کاپی ایوان میں پیش کرے/ دھنکھڑ

نئی دہلی// راجیہ سبھا کے چیئرمین جگدیپ دھنکھڑ نے حکومت کو ہدایت دی ہے کہ وہ ایمرجنسی کی زیادتیوں کی تحقیقات کرنے والے شاہ کمیشن کی رپورٹ کی ایک نقل ایوان میں پیش کرے۔ جمعہ کو ایوان میں وقفہ صفر کے دوران شاہ کمیشن کی رپورٹ کو تباہ کرنے کا معاملہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے دیپک پرکاش نے اٹھایا اور کہا کہ 1975 اور 1977 کے درمیان کانگریس حکومت کی طرف سے لگائی گئی ایمرجنسی کی زیادتیوں کی تحقیقات کے بعد کمیشن نے ایک تفصیلی رپورٹ پیش کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ کمیشن نے 48 ہزار کاغذات کی جانچ پڑتال کی اور 1978 میں 775 صفحات پر مشتمل رپورٹ تیار کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ بعد میں اس وقت کی اندرا گاندھی حکومت نے اس رپورٹ کو چھپا دیا اور ملک اور بیرون ملک دستیاب کاپیوں کو تلف کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کی ایک کاپی آسٹریلیا کی ایک لائبریری میں موجود ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ شاہ رپورٹ کو پبلک کیا جانا چاہیے، تاکہ عام لوگ ایمرجنسی کی حقیقت جان سکیں۔ مسٹر دھنکھڑ نے کہا کہ حکومت ایمرجنسی کی زیادتیوں کی تحقیقات کرنے والے شاہ کمیشن کی رپورٹ کی ایک کاپی "ممبران کے فائدے کے لئے" ایوان میں پیش کرے۔

راجیہ سبھا میں کارگل کے شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کیا گیا

نئی دہلی// راجیہ سبھا میں جمعہ کو کارگل جنگ میں شہید ہونے والے جانبازوں کو جذباتی خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ ایوان کے اسپیکر جگدیپ دھنکھڑ نے کارروائی کے آغاز میں ارکان سے کارگل جنگ کا تذکرہ کیا اور کہا کہ شکر گزار قوم کارگل وجے دیوس کی 25 ویں سالگرہ منا رہی ہے اور ہندوستانی مسلح افواج کی بے مثال جرات اور بہادری کو یاد کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس موقع پر یہ ایوان مسلح افواج کے عزم اور ہمت کو سلام پیش کرتا ہے۔ فوجیوں نے کرگل کے خراب موسم اور دشوار گزار خطوں کے باوجود دشمن پر شاندار فتح حاصل کرنے میں غیر معمولی بہادری کا مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا، "یہ ایوان ان بہادر فوجیوں کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے جنہوں نے کارگل جنگ کے دوران ملک کے دفاع اور ملک کی علاقائی سالمیت کو برقرار رکھنے کے لیے اپنی جانیں قربان کیں۔ اس کے بعد ایوان نے کھڑے ہو کر جنگ میں جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے ہمارے بہادر سپاہیوں کے احترام میں خاموشی اختیار کی۔

کرناٹک میں بدعنوانی کے معاملے پر راجیہ سبھا میں ہنگامہ

نئی دہلی// کرناٹک میں بدعنوانی کو لے کر جمعہ کو راجیہ سبھا میں زبردست ہنگامہ ہوا اور چیئرمین جگدیپ دھنکھڑ کو ناراض اراکین کے نام ظاہر کرنے کی تنبیہ کرنی پڑی۔ صبح ایوان کی کارروائی شروع کرتے ہوئے مسٹر دھنکھڑ نے ضروری دستاویزات میز پر رکھے۔ اس کے بعد انہوں نے بتایا کہ کرناٹک میں مہارشی والمیکی ٹرائبل ڈیولپمنٹ کارپوریشن میں بدعنوانی سمیت کئی معاملات پر انہیں رول 267 کے تحت نوٹس موصول ہوئے ہیں۔ ان دفعات کے مطابق نہیں ہونے کی وجہ سے قبول نہیں کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد بھارتیہ جنتا پارٹی کی ایرانا کداوی نے ان کے نوٹس کو مسترد کرنے پر سخت اعتراض کیا اور کاغذات لہرانے لگے۔ مسٹر دھنکھڑ نے کہا کہ یہ ایوان کے وقار کے مطابق نہیں ہے۔ اراکین کو سمجھنا چاہیے کہ رول 267 غیر معمولی حالات میں استعمال ہوتا ہے۔ انہوں نے بطور خاص اس مسئلہ کو اٹھانے کی اجازت دی ہے۔ اس کے بعد بھی مسٹر کداوی پرسکون نہیں ہوئے تو مسٹر دھنکھڑ نے کہا کہ وہ ان کا نام بتائیں گے۔ اس معاملے پر پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے کہا کہ اہم مسائل پر بات کرنے کی اجازت دی جانی چاہیے، حالانکہ چیئرمین کا فیصلہ سپریم ہے۔ بعد ازاں وقفہ صفر کے دوران جب مسٹر دھنکھڑ نے مسٹر کداوی کو اس مسئلہ پر بولنے کی اجازت دی تو کانگریس سمیت اپوزیشن کے کئی ارکان نے زبردست ہنگامہ کیا۔ مسٹر کداوی نے کہا کہ کرناٹک میں مہارشی والمیکی قبائلی ترقیاتی کارپوریشن کے فنڈز کو غیر قانونی طور پر منتقل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کنڑ زبان میں اپنا بیان دیا۔ کانگریس کے پرمود تیواری، پی چدمبرم، رندیپ سنگھ سرجے والا اور مکل واسنک نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ریاستوں کے مسائل کو اٹھانے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔ سماج وادی پارٹی کی جیا بچن اور ترنمول کانگریس کی سشمیتا دیو نے بھی ان کی حمایت کی۔

بجٹ کے خلاف یوتھ کانگریس کا احتجاج

نئی دہلی//

یوتھ کانگریس نے جمعہ کو بجٹ 2024-25 کو عوام مخالف قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس میں امتیازی سلوک ہے۔ عوامی بہبود اور نوجوانوں کے روزگار کا کوئی انتظام نہیں ہے اور صرف کرسی بچانے کی کوشش کی گئی ہے۔ مظاہرین کی قیادت کرتے ہوئے یوتھ کانگریس کے صدر سرینواس بی وی نے کہا کہ بجٹ وفاقی ڈھانچے کے خلاف ہے۔ اس میں کئی ریاستوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا گیا ہے اور عوام کو دھوکہ دیا گیا ہے۔ بجٹ کو مودی حکومت کا کرسی بچاؤ مہم قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بجٹ اتحادیوں کو خوش کرنے اور مخالفین سے بدلہ لینے کی کوشش ہے۔ 90 فیصد ریاستوں اور ملک کے زیادہ لوگوں کو بجٹ سے دور کر دیا گیا ہے۔

indian handicrafts भारतीय हस्तशिल्प continuing tradition
DEVELOPMENT COMMISSIONER (HANDICRAFTS)
Ministry of Textiles, Government of India
SABZAR SOCIAL WELFARE SOCIETY ARCHANDERHAMA
Organizes Gandhi Shlip Bazar (State)
Venue at Sangermal Shopping Complex
(SC Category)
Ek desh,kay pardesh aur uss se bhi zyada qasab, sab milay ge ek sath ek he jagah per. ek naayab numayish kay liya.
Office of the Development Commissioner (Handicrafts) Ministry of Textiles Govt of India lay kay aya hi Gandhi Shlip Bazar (State) at Sangermal City Centre Srinagar. 01 se 10 August kay beech jaha stalls lagayge munfarid Crafts kay jo aapko milaygah munasib quumato pe. Aap be aayay aur kaareegari ki iss azeem numayish ka hissa banay

عام بجٹ وفاق مخالف ہے/ اپوزیشن، حکمران جماعت نے اسے عوام دوست بجٹ قرار دیا

نئی دہلی//

پارٹی اور اپوزیشن کے ارکان نے عام بجٹ 2024-25 کے حوالے سے راجیہ سبھا میں مختلف رائے کا اظہار کیا، جس میں اپوزیشن نے اسے وفاق مخالف بجٹ قرار دیا، جب کہ اپوزیشن نے اس کی حمایت کی۔ حکمران جماعت نے اسے عوام دوست بجٹ قرار دیا۔ ایوان میں عام بجٹ پر جاری بحث کو آگے بڑھاتے ہوئے وائی ایس آر سی پی کانگریس کے ایس نرنجن ریڈی نے کہا کہ ان کی پارٹی کے وجے سائی ریڈی نے بجٹ کے تعلق سے کچھ مختلف کہا ہے لیکن وہ کچھ اور ہی کہنے والے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ معیشت کی ہر علامت میں بہتری نظر آرہی ہے اور وزیر خزانہ نے درمیانی اور طویل مدتی پر توجہ مرکوز کی ہے لیکن نجی شعبے کی سرمایہ کاری کم ہو رہی ہے اور عدم مساوات بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بجٹ میں انفراسٹرکچر کو بڑھانے پر زور دیتے ہوئے عدالتوں کے لیے بنیادی سہولیات میں اضافے کے لیے 900 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ گزشتہ مالی سال کے مختص سے ایک تہائی زیادہ ہے۔ اس سے عدالتی ڈھانچے کی ترقی کو تقویت ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ شہری منصوبہ بندی ایک مسئلہ ہے اس پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جی ایس ٹی کو لے کر تاجروں کے ساتھ برا سلوک کیا جا رہا ہے۔ کئی عدالتوں میں ایسے کیس چل رہے ہیں۔ کیا سینکڑوں کروڑ روپے کا ٹیکس دینے والا شخص 1-2 کروڑ روپے کا جی ایس ٹی چوری کرے گا؟ یہ سمجھنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نجی سرمایہ کاری بڑھانے کے لیے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا کے سنتوش کمار پی نے بجٹ کو وفاق کے خلاف قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ بہت برا بجٹ ہے۔ بجٹ کو دوبارہ بنانے کی ضرورت ہے۔ یہ بجٹ نہ صرف کسان مخالف ہے بلکہ اس میں نوجوانوں اور ملک کی ترقی کو تیز کرنے کا کوئی واضح بلیو پرنٹ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ مہنگائی کو کنٹرول کرنے کے لیے کوئی اقدامات نہیں کیے گئے۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف حکومت کہتی ہے کہ 25 کروڑ لوگ غربت سے باہر آئے ہیں لیکن دوسری طرف 80 کروڑ لوگوں کو مفت اناج دینے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسانوں کے لیے الگ بجٹ لانے کی ضرورت ہے۔ راشٹریہ جنتا دل کے اے ڈی سنگھ نے کہا کہ حکومت کو زراعت کے لیے خصوصی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے حکومت کو چاہیے کہ دھان کی کاشت کے بجائے دالوں کی کاشت کرنے والوں کو فروغ دے۔ انہوں نے کہا کہ لینڈ ہیلتھ کارڈ بھی بنانے کی ضرورت ہے تاکہ کسانوں کو معلوم ہو کہ ان کے کھیتوں کے لیے کیا کھاد کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہار کو خصوصی پیکیج دینے کا کوئی ذکر نہیں ہے جبکہ آندھرا پردیش کی تقسیم کے وقت اس طرح کی دفعات کی گئی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ بہار خرچ کرنے کے لئے تیار ریاست نہیں ہے، لیکن ریاست میں اخراجات بڑھانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں فوڈ پروسیسنگ کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔

قتل اور ڈکیتی کے کیس میں 14 کو عمر قید

بدایوں// اترپردیش کے بدایوں ضلع کی ایک عدالت نے قتل اور ڈکیتی کے 17 سال پرانے معاملے میں ایک ہی خاندان کے نو افراد سمیت 14 لوگوں کو عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ قریب نگر تھانہ علاقے میں ہوئے ایک قتل کا بدلہ لینے کے لئے 2007 میں قریب نگر کے کھرکول گاؤں میں پان سنگھ کے قتل کے معاملے میں خصوصی عدالت (ڈکیتی) نے 14 قصورواروں کو عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ ان میں سے 9 ملزمان کا تعلق ایک ہی خاندان سے ہے جب کہ بقیہ پانچ آپس میں رشتہ دار ہیں۔ دو ملزمان کی فیصلے سے پہلے ہی موت ہو چکی ہے۔ ان تمام ملزمان نے گھر میں لوٹ مار کرنے کے بعد پان سنگھ کو کلہاڑی کے وار کر کے قتل کر دیا تھا۔ چھ مجرموں پر پچاس پچاس ہزار روپے جرمانہ اور آٹھ پر تیس تیس ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ پبلک پراسیکیوٹر راجیش بابو شرما نے بتایا کہ 2007 میں پولیس اسٹیشن قریب نگر علاقے کے کھرکول گاؤں میں رادھے شیام نامی شخص کو قتل کر دیا گیا تھا۔ پان سنگھ کے والد ہرپال سنگھ نے رپورٹ لکھی تھی کہ رادھے شیام کے قتل کے ٹھیک آٹھ دن بعد 15 فروری 2007 کو صبح 8 بجے رادھے شیام کے اہل خانہ نے کلہاڑیوں، لاٹھیوں اور دیگر ہتھیاروں سے ان کے گھر پر حملہ کیا۔ فائرنگ کرتے ہوئے سب نے گھر میں رکھا سامان، زیورات، کپڑے وغیرہ لوٹ لیے اور پان سنگھ کو مارتے ہوئے گھر سے باہر گھسیٹ کر مندر کے پاس کلہاڑی سے کاٹ کر مار ڈالا۔ قتل اور ڈکیتی کی دفعات کے تحت درج رپورٹ میں ہرپال کی جانب سے 12 افراد کو نامزد کیا گیا تھا۔ چارج شیٹ داخل کرتے وقت پولیس نے مزید چار ناموں کا انکشاف کیا اور کل ملا کر 16 ملزمان کے خلاف چارج شیٹ داخل کی گئی، جن میں سے دو کی موت کیس کی سماعت کے دوران ہو چکی ہے۔ 25 جولائی کو خصوصی عدالت (ڈاکو متاثرہ) میں سماعت کے دوران خصوصی جج ریکھا شرما نے رادھے شیام کے حقیقی بھائی ارمان سمیت 14 لوگوں کو مجرم قرار دیا تھا۔ سب ضمانت پر تھے۔ جمعرات کی شام دیر گئے ان تمام کو عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ ہر ایک کو جیل بھیج دیا گیا ہے اس کے ساتھ ساتھ ہر ایک پر جرمانہ بھی عائد کیا گیا ہے اور جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں انہیں مزید 6 ماہ قید بھگتنی ہوگی۔ عمر قید کی سزا پانے والوں میں رادھے شیام کے حقیقی بھائی ارمان اور دھرم سنگھ، چچا بھرو سے، کزن استار سنگھ اور خاندان سے جڑے افراد رام سنگھ ولد کومل، نریش ولد رام چندر، بھگوان سنگھ ولد کرن سنگھ، وشیت ولد رام سنگھ، پریم سنگھ ولد بھتی شامل ہیں۔

فحش گوئی بنام مزاح!

ازقلم: محمد فرقان، بنگلور
(ڈائریکٹر مرکز تحفظ اسلام ہند)

حیانہیں ہے زمانے کی زباں میں باقی!

میں اپنی تحریر کا آغاز اس دعا کے ساتھ کررہا ہوں کہ ہمارے کچھ اپنے مسلمان جو فحش گوئی بطور مزاح یا مذاق سمجھ کر کررہے ہیں انہیں اللہ ہدایت نصیب فرمائے اور وہ اس سے توبہ کرلیں۔ اس عنوان پر لکھنے کی ضرورت یوں محسوس ہوئی کہ آج ہمارے معاشرے میں فحش گوئی ایک عام بات بن گئی ہے۔ ہماری نظروں نے ایسے کچھ کم بخت ملعون لوگوں کو بھی دیکھا جو اللہ کے گھر مسجد جیسی مقدس جگہ میں بھی العیاذ باللہ فحش کلامی جس میں خصوصاً مباشرت اور جماع کی کیفیات اور شرمگاہ سے متعلق باتیں کررہے تھے! لاکھ سمجھانے پر بھی وہ منحوس لوگ رجوع ہونے کیلئے تیار نہیں۔ کئی دنوں سے یہ بوجھ دل میں لیے بے چین رہا کہ ہماری نظروں نے تو چند افراد کو دیکھا ہے نا جانے ایسے کتنے بدبخت اور ہونگے۔ پھر اللہ نے دل میں خیال ڈالا کہ اس موضوع پر کچھ روشنی ڈالی جائے اور مسلمانوں کو اسکے انجام اور اسکی حقیقت سے آگاہ کیا جائے۔ اللہ کرے کہ ان تمام فحش گو کو ہدایت نصیب ہو۔ آمین

آج کے اس پرفتن دور اور خزاں رسیدہ معاشرہ میں زبان کا بیہودہ استعمال حد سے تجاوز کر چکا ہے۔ جبکہ انسان کی زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور کل حشر کے میدان میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا۔ اس لئے ہمیں ہمیشہ پاکیزہ اور نیک کلمات بولنے چاہئیں۔ زبان کا باہمی تعلقات پر نہایت گہرا اثر پڑتا ہے۔ نیک کلام کے اندر ایک مقناطیسی کشش ہوتی ہے۔ مومن کی زبان گندے اور غلیظ کلام سے محفوظ رہتی ہے۔ اس کا کلام پاکیزہ ہوتا ہے۔ حدیث میں مومن کی صفات بیان ہوئی ہیں کہ وہ نہ طعنہ زن، نہ بہت بددعا کرنے والا، نہ بے حیا اور نہ گندی زبان والا ہوتا ہے۔ بلکہ وہ حیادار ہوتا ہے اور حیادار شخص کی زبان اس کے قابو میں رہتی ہے۔ حضور ﷺ نے ہمیں ہر چیز کی طرح اپنی زبان کا استعمال کرنا بھی سکھایا ہے۔ لیکن آج مسلمان اپنی زبان کا غلط استعمال کررہے ہیں۔ اسی کی ایک مثال فحش گوئی یا فحش کلامی یا گندی باتیں کرنا ہے۔

فحش گوئی قابل شرم، بیہودہ اور بے حیائی کی بات کو کہتے ہیں۔ فحش گوئی یا کلامی سے مراد یہ ہے کہ ان باتوں کو واضح الفاظ میں ذکر کردیا جائے جن کا صراحۃً اظہار برا سمجھا جاتا ہو مثلاً جماع کی کیفیات یا پوشیدہ امراض کو (بلاحاجت شرعی) بیان کرنا۔ (احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان)۔ فحش گوئی فطرت کے خباثت کی علامت ہے۔ بدقسمتی سے آج ہمارے معاشرے میں فحش گوئی کے شوقین بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں جو حصول لذت اور دوستوں کی محفلیں گرمانے کے لئے شہوت بھری گفتگو کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "فحش گوئی اور بداخلاقی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں!" (مسند احمد)۔ اور یہ دونوں برائیاں اس قدر تباہ کن ہیں کہ یہ عادتیں دوسروں میں بہت جلد منتقل ہوتی ہیں۔ لہٰذا ہماری صحبت کا اچھا ہونا بہت ضروری ہے۔ بروز قیامت سب سے برا شخص وہ ہوگا جسے لوگ اس کی فحش کلامی سے بچنے کیلئے چھوڑ دیں گے۔ فحش کلامی کرنے والا بدنصیب ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا ہے۔ گناہ پر راضی ہونا یا اس میں تعاون کرنا بھی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ فحش گوئی اور بدگوئی اسلام کی تعلیمات اور اس کی خصوصیات کے منافی تو ہے ہی، انہیں کوئی شریف معاشرہ بھی برداشت نہیں کرتا۔ انسان اپنے کلام سے پہچانا جاتا ہے اور اُس کی گفتگو اُس کے کردار اور شخصیت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ لوگوں کی نظروں میں بدکلام اور فحش گو کی عزت دو کوڑی کی بھی نہیں رہتی اور اس سے میل جول کوئی گوارہ نہیں کرتا۔ نیز فحش گوئی سے انسان نہ صرف اپنا وقار تباہ کرتا ہے بلکہ ان لوگوں کی بھی توہین کرتا ہے جن لوگوں نے اسکی تربیت کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "مومن کی شان یہ ہے کہ وہ طعن وتشنیع یا لعنت کرنے والا نہیں ہوتا اور نہ ہی فحش گوئی اور بدزبانی اس کا شعار ہوتا ہے" (ترمذی)۔ ایک اور جگہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "تم فحاشی اور فحش گوئی سے بچو! کیونکہ اللہ تعالیٰ فاحش اور فحش گوئی کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے" (مسند احمد)۔ ایک دوسری حدیث میں ہے: "اللہ تعالیٰ بدزبان اور بے ہودہ گوئی کرنے والے سے بغض وعداوت رکھتا ہے" (ترمذی)۔ بس مذاق میں بھی ایک دوسرے کو گالی دینا اور آپس میں فحش گفتگو کرنا گناہ ہے! بلکہ یہ یکطرفہ زنا بھی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، کان کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بولنا (باتیں کرنا) ہے، دماغ کا زنا سوچنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، پاؤں کا زنا چلنا ہے، دل کا زنا تمنا اور خواہش کرنا ہے، اور شرمگاہ اسکی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے" (صحیح مسلم)۔ فحش گوئی میں مباشرت اور جماع کی کیفیات کو پیش کرنا کیا زبان کا زنا نہیں ہے؟ کیا اسکے بارے میں سوچنا دماغ کا زنا نہیں ہے؟ دوران گفتگو تمنا اور خواہش کا ظاہر کرنا کیا دل کا زنا نہیں ہے؟ یقیناً ہے!!! اس سے یہ بات بھی ثابت ہوجاتی ہے کہ فحش گو زانی بھی ہے! نیز آج دوسروں کی ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کے بارے میں فحش گوئی کررہے ہیں تو کل ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوسکتا ہے!

فحش گوئی ایک لازمی جزو ہوتی ہے۔ یہ معاملہ صرف ان پڑھ اور جاہل طبقہ میں نہیں بلکہ وہ طبقہ جو اپنے آپ کو پڑھے لکھے لوگوں میں شمار کرتا ہے وہ بھی اس معاملے میں کسی سے پیچھے نہیں۔ یہاں تک کہ بہت سے دیندار اور شرع کے پابند لوگوں کی محفلیں بھی اس سے خالی نہیں ہوتیں۔ ہنسی مذاق، طنز ومزاح خواہ وہ عمومی یا خصوصی ہو فحاشی سے لبریز ہوتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اسلام نے مزاح کی اجازت دی ہے لیکن اسکی کچھ حدود وقیود بھی مقرر فرمائی ہیں، جو طنز ومزاح کو بھی اخلاق اور تہذیب کے دائرہ کے اندر رہنے پر مجبور کرتی ہیں۔ آقائے دوعالم ﷺ نے ہمیں مذاق میں بھی جھوٹ بولنے سے روکا بلکہ ایک جگہ اسے حرام قرار دیا، کیونکہ جھوٹ ایک زہر ہے جس سے انسان ہلاک ہوجاتا ہے اور جہنم میں جا پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ" کہ "جھوٹ بولنے سے بچو!" (سورۃ الحج)۔ جب ہمیں جھوٹ بولنے خواہ وہ مزاق ہی ہو سے روکا گیا تو کیا ہمیں فحش گوئی کی اجازت ہے؟ کیا کل بروز محشر اسکا حساب نہیں ہوگا؟ کیا آقائے دوعالم ﷺ کو اپنے روضۂ مقدس میں اس سے تکلیف نہیں ہوتی ہے؟ فحش گوئی کا سہارا لے کر داد وتحسین سمیٹنے والے بدبخت، کمبخت اور ملعون یاد رکھیں کہ اس کا انجام بہت برا ہے!

ہر مذہب کا کوئی نہ کوئی امتیازی وصف رہا ہے اور اسلام کا امتیازی وصف شرم وحیاء ہے۔ بخاری شریف کی روایت ہیکہ حضور ﷺ نے فرمایا "جس شخص یا معاشرہ میں شرم وحیاء نہ رہے تو وہ بڑی سے بڑی بیہودگی، نافرمانی وفساد برپا کرسکتا ہے۔" بخاری کی ایک دوسری حدیث میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جب تجھ میں حیا نہ رہے تو جو چاہے کرے"۔ انسان کی طبیعت بدکاموں کو چاہتی ہے لیکن یہ شرم وحیا ہی ہے جو انسان کے اور برائی کے بیچ آڑ بن جاتی ہے۔ یہی انسان میں اچھے اور برے کلام کے بیچ فرق کا احساس پیدا کرتی ہے۔ لیکن انسان جوں جوں شرم وحیا کا گلا گھونٹتا رہتا ہے، برائی کا احساس اُس کے دل سے کم ہوتا رہتا ہے، اُس کی ہچکچاہٹ عادت میں بدلتی جاتی ہے اور جب بالکل ہی شرم وحیا کا جنازہ نکل جاتا ہے تو پھر اس حدیث کا مصداق بن جاتا ہے یعنی جو چاہتا ہے بولتا ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ صحیح یا غلط اس کی قطعاً فکر نہیں کرتا۔ گفتگو میں اگر کسی مزاح کا رنگ بھی ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن ایسا مزاح جو فحاشیات سے لبریز گھٹیا اور بیہودہ ہو اور جو دوسرے کی دل شکنی کا باعث بنے، اسکی اسلام میں قطعاً اجازت نہیں۔

زبان ایک عظیم نعمت ہے جو اللہ رب العزت نے ہمیں عطا فرمائی ہے۔ اگر غور کیا جائے تو یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے، بات کرنے کی ایسی مشین ہے جو پیدائش سے لیکر مرتے دم تک انسان کا ساتھ دیتی ہے۔ چونکہ اس مشین، اس نعمت کو حاصل کرنے میں ہم نے کوئی محنت اور مشقت نہیں کی، کوئی پیسہ خرچ نہیں کیا، اس لیے ہمیں اس نعمت کی کوئی قدر معلوم نہیں ہوتی اور یہ حقیقت ہے کہ جو نعمت بیٹھے بٹھائے اور بن مانگے مل جائے اس کی قدر بھی نہیں ہوتی۔ کیونکہ زبان بھی ہمیں بن مانگے مل گئی اس لیے لوگ اس کی ذرا قدر نہیں کرتے، جو چاہتے ہیں کہ دیتے ہیں، جو منہ میں آتا ہے بول پڑتے ہیں۔ اس کی قدر ان لوگوں سے پوچھیں جو اس نعمت سے محروم ہیں۔ جن کے منہ میں زبان موجود ہے مگر بولنے کی طاقت نہیں، کوئی بات کہنا چاہتے ہیں مگر کہہ نہیں سکتے، دل میں جذبات پیدا ہو رہے ہیں مگر ان کا اظہار نہیں کرسکتے، اس سے پوچھیں کہ زبان کیا چیز ہے اور کتنی بڑی نعمت ہے؟ جو لوگ بنا سوچ سمجھے باتیں کرتے ہیں، بات کہنے سے پہلے اس کو تولتے نہیں۔ بعض اوقات ان کے منہ سے ایسی بات نکل جاتی ہے جو ان کو اوندھے منہ جہنم میں گرا دیتی ہے، جبکہ انہیں اسکی خبر بھی نہیں ہوتی۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ "زبان کی باتیں اعضا انسانی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ پاکیزہ کلام تو قرب خداوندی کا سبب بنتا ہے جب کہ گندا کلام ذلت وخوار کردیتا ہے"۔ ایک دفعہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "چار طرح کے جہنمی کھولتے پانی اور آگ کے درمیان بھاگتے پھرتے اور ویل وثبور (یعنی ہلاکت) مانگتے ہوں گے، ان میں سے ایک ایسا شخص بھی ہوگا جس کے منہ سے خون اور پیپ بہتے ہوں گے"۔ جہنمی کہیں گے: "اس بدبخت کو کیا ہوا کہ ہماری تکلیف میں اضافہ کیے دیتا ہے؟" جواب ملے گا: "یہ بدنصیب، خبیث اور بری بات کی طرف متوجہ ہوکر لذت اٹھاتا تھا مثلاً جماع کی باتوں سے!" (اتحاف السادۃ المتقین، کتاب آفات اللسان)۔ ایک اور جگہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "شرم وحیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان والا جنت میں جائے گا اور بے حیائی، فحش گوئی برائی کا حصہ ہے اور برائی والا دوزخ میں جائے گا!" (ترمذی)۔ آج فحش گوئی سے بچو گے تو کل وہاں جہنم کی آگ سے بچ سکو گے۔ ہمیں اپنے ماں باپ اور بڑوں کا کتنا خیال ہوتا ہے کہ ہم ان کے سامنے فحش گوئی کیلئے گھٹیا زبان استعمال نہیں کرتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو ہر لمحہ ہماری ہر بات سن رہا ہے تو فحش گوئی کرتے ہوئے ہم اس بات کا کتنا خیال رکھتے ہیں؟ نیز ہر ہفتے کی پیر اور جمعرات کو جب ہمارے اعمال حضور ﷺ کے سامنے پیش ہوتے ہونگے تو ان پر کیا گزرتی ہوگی؟ کیا اسی کے خاطر انہوں نے اتنی قربانیاں دیں کہ آج ہم دین واسلام کی نشر واشاعت، دعوت وتبلیغ کا فریضہ، اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی فکر چھوڑ کر فحش گوئی میں مبتلا ہوں؟ یاد رکھو انسان کی زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا اور کل جب حشر کے دن تمام مخلوقات خصوصاً آقائے دوعالم ﷺ، صحابہ کرامؓ، ہمارے مشائخین و اکابرین، ہمارے اساتذہ، ہمارے والدین، ہماری آل و اولاد کے سامنے یہ نامۂ اعمال پڑھ کر سنایا جائیگا تو ہمیں کس قدر اذیت ہوگی؟ اور کس قدر ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے؟ حضرت ابراہیم بن میسرہؒ نے تو یہاں تک فرمایا کہ "قیامت کے دن فحش کلام اور بیہودہ بکنے والے کو کتے کی صورت میں یا کتے کے پیٹ میں لایا جائے گا!" (احیاء علوم الدین)۔ نیز حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہیکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اَلْجَنَّةُ حَرَامٌ عَلٰى كُلِّ فَاحِشٍ اَنْ يَّدْخُلَهَا" کہ "ہر فحش کلام کرنے والے پر جنت کا داخلہ حرام ہے!" (کتاب الصمت وآداب اللسان)۔ اسلئے ہر طرح کی بیہودہ، فحش گوئی یا فحش کلامی سے احتراز ضروری ہے۔ حقیقی مسلمان وہی ہے جو اللہ کیلئے اپنے نفس پر قابو رکھے۔ جب تک ہم اس پر قابو نہیں پاتے ہم گناہوں کے سمندر میں ڈوبتے جائیں گے۔ نیز بہترین انسان وہ ہے جسے گناہ کے بعد یہ احساس ہو جائے کہ اس سے غلطی ہوگئی ہے اور وہ اللہ کی طرف رجوع ہو اور دوبارہ اسکی طرف نہ جائے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ "وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ" کہ "اور بے حیائی کے کاموں کے پاس بھی نہ پھٹکو، چاہے وہ بے حیائی کھلی ہو یا چھپی ہوئی" (سورۃ انعام)۔ لہٰذا ہمیں ایسی مجالس، محافل اور دوست واحباب سے اجتناب کرنا چاہیے جو ہمیں گناہوں کی طرف مائل کرتے ہوں۔ امید ہیکہ تمام فحش گو اپنی بے شرمی سے باز آجائیں گے ورنہ وہ دن بھی دور نہیں کہ انہیں ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان کو صحیح طریقے سے استعمال کرنے کی، ہمیں فحش گوئی جیسے بیہودہ گناہ سے بچنے کی اور اپنے نفس پر قابو پانے کی نیز ان نصائح پر ہمیں اور تمام مسلمانوں کو عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے، آمین ثم آمین۔

آرزوئیں خون ہوں یا حسرتیں برباد ہوں

میدانِ سیاست میں اپنا مقام پیدا کر!!

تحریر: جاوید اختر بھارتی

انسان جب دنیا میں آتا ہے تو وہ کورے اور سادے کاغذ کی طرح ہوتا ہے اور سادے کاغذ پر جو چاہے لکھا جاسکتا ہے اب یہ لکھنے والے پر منحصر ہے کہ وہ کیا لکھتا ہے لیکن ہاں جو لکھا جائے گا وہ کوئی نہ کوئی ضرور پڑھے گا اور جب پڑھے گا تو تبصرہ بھی ضرور کرے گا یہ الگ بات ہے کہ وہ کسی دوسرے کو نہ پڑھائے لیکن اس تحریر پر کچھ نہ کچھ غور وفکر کرے گا ہی،، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ غور وفکر کرنے کے بعد نظر انداز کردے مگر کوئی یہ کہے کہ کچھ لکھا جائے یا نہ لکھا جائے کاغذ کا رنگ بدلنے والا نہیں ہے،، تو یہ بات غلط ہے،، کیونکہ کاغذ کا رنگ ضرور بدلے گا اور سادے کاغذ کا رنگ بدلے گا تو وہ اور بھی زیادہ خراب نظر آئے گا اور وہ خراب کاغذ جب کسی کے ہاتھ میں جائے گا تو وہ ضرور کہے گا کہ کاش اس پر کچھ لکھا ہوتا تو کتنا بہتر ہوتا،، دوسرے پہلو پر غور کیا جائے تو لکھنے کے باوجود کاغذ خستہ حالی کا شکار ہوگیا تو یہ افسوس ہوگا کہ نہ جانے اس کاغذ پر کیا لکھا تھا اور تحریر جوں کی توں موجود ہے مگر اس پر عمل درآمد نہیں ہوا ہے تو بھی سوچنے اور غور وفکر کرنے کی بات ہے کہ اگر اس عمل کیا گیا ہوتا تو ہوسکتا ہے اس کا کچھ فائدہ ملا ہوتا، تحریر پڑھتے وقت یہ بات بھی ذہن میں آسکتی ہے کہ یہ بات ایسے لکھ دی گئی ہے،، اگر ایسے لکھا ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا،، اب آیئے 1947 میں ملک آزاد ہوا تحریک آزادی میں کل مذاہب، کل برادری نے حصہ لیا آزادی کے بعد ملک کا آئین بنا اور آئین نے سب کے تحفظ کی ضمانت دی ہے، ووٹ دینے کا حق دیا ہے،، تو ووٹ مانگنے کا بھی حق دیا ہے،، بھارت کل مذہبی، کل مسلکی، کل برادری کا حسین سنگم ہے سب کو سیاست میں حصہ لینے کا حق ہے اسی لیے ملک میں پیدا ہونے والے ہر سماج کے لوگوں نے مذکورہ کاغذات پر غور وفکر کیا تو کہا کہ۔ اس میں ایسی تحریریں ہیں کہ جس پر عملدرآمد کرنے سے ہمیں ماسٹر چابی حاصل ہوسکتی ہے، ہم سیاست، ملازمت، وزارت اور شعبہ تعلیمات میں اپنی حصہ داری درج کراسکتے ہیں اور وہ سرگرم عمل ہوئے،، سماج کی بنیاد پر ہر سماج کے لوگوں نے اپنے اپنے سماج کو بیدار کرنا شروع کیا اور وہ بیدار ہوتے گئے اور متحد ہوتے گئے اقتدار کا ذائقہ تک چکھ لیا اور مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ لگتا ہے کہ اس کاغذ کو ابھی تک پڑھا ہی نہیں یا کہ پڑھا ہے تو نیک نیتی کے ساتھ نہیں پڑھا ہے، کچھ لوگوں نے پڑھا ہے تو کسی کو استاد مان کر اور استاد نے پڑھایا ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ایک ایک صفحہ چھوڑ کر پڑھایا ہے شاگردوں کو یقین ہے کہ استاد کی بات غلط ہو ہی نہیں سکتی انہوں نے سیاست میں بھی عقیدت مندی کا اظہار کیا اور استاد انہیں سبز باغ دکھاتا رہا اور کبھی کبھی اس باغ کا پھل بھی دے دیا اور شاگرد اس پھل کی مٹھاس میں مست مگن ہوگیا کبھی یہ نہیں سوچا کہ کاش میرا پورا سماج اس پھل کا ذائقہ چکھ لیتا،، بس اپنے لیڈروں کی تعریف میں مصروف نظر آتا ہے یعنی جو سیاست میں نہیں ہے تو اس کے بارے میں تو سمجھ میں آتا ہے لیکن جو سیاست میں ہے اس پر افسوس ہوتا ہے کہ اس نے ایسا طریقہ کیوں نہیں اپنایا کہ پارٹی اپنی ہو، جھنڈا اپنا ہو، پارٹی کے کارکن اپنے ہوں، پارٹی کا دستور العمل اپنا ہو، قیادت اپنی ہو، لیڈر اپنا ہو تاکہ سروس اور حکومت میں ہماری بھی حصہ داری ہو، یہ بات بھی واضح ہے کہ چاہے کوئی بھی پلیٹ فارم ہو، کوئی بھی پارٹی ہو اس کے اصول و ضوابط ہوتے ہیں اور اس پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے مسلم سیاسی لیڈروں کو خود اپنی پارٹی کے اصول معلوم نہیں ہیں بس ایک اصول معلوم ہے کہ پارٹی صدر اور اعلیٰ کمان کی گل پوشی کرنا ہے اور قصیدہ خوانی کرنا ہے بسا اوقات کچھ جوش آبھی جاتا ہے تو اظہار کرنے پر پارٹی میں ان کا قد چھوٹا کردیا جاتا ہے اس موقع پر بھی مسلم سیاسی لیڈروں کو سمجھ میں نہیں آتا یا کہ احساس نہیں ہوتا ہے کہ ہمیں بھی اپنے سماج کو متحد کرنا چاہیے اور آئین کے مطابق حاصل حقوق کی بنیاد پر سیاسی طور پر طاقتور ہونا چاہیے تاکہ جو سیاسی پارٹیاں سیکولرازم کا جھوٹا ڈھنڈورا پیٹ رہی ہیں اور جب وقت آتا ہے سیکولرازم کا ثبوت دینے کا تو منافقانہ رویہ اختیار کرتی ہیں تو ان کو بھی اپنی اوقات معلوم ہوسکے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ تمام سیاسی پارٹیاں مسلمانوں کو پارٹی کے اندر ڈاٹ ریفل کی نوک کی طرح رکھتی ہیں اوپر انگوٹھے سے دبانے پر جس طرح ریفل کی نوک نظر آتی ہے باقی وقت میں نظروں سے غائب اسی طرح ایک پنچسالہ میں صرف چھ ماہ کے لئے مسلم لیڈروں کے چہروں کو ظاہر کیا جاتا ہے اور مسلم لیڈران پھر بھی تعریف کرتے نہیں تھکتے لیکن بی جے پی نے تمام سیاسی پارٹیوں کے سیکولرازم کے جھوٹے نقاب کو نوچ کر پھینک دیا اور پوری طرح بے نقاب کردیا اور یہی حقیقت ہے کہ سبھی سیاسی پارٹیاں مسلمانوں کو صرف ووٹ بینک سمجھتی ہیں، کرکٹ کے میدان کا بارہواں کھلاڑی سمجھتی ہیں،، اس میں قصور ہمارا بھی ہے ہم ووٹوں کی اہمیت کو جاننے کی کوشش نہیں کرتے اور ووٹوں کی اہمیت کو اچھے ڈھنگ سے بتایا بھی نہیں جاتا جو مسلم سیاسی لیڈر آتا ہے تو وہ اتنی جذباتی تقریر کرتا ہے کہ لگتا ہے کہ وہ جنگ کے میدان میں لے جانا چاہتا ہے،، حالانکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ جمہوریت کیا ہے اور جمہوریت کے فوائد کیا ہیں یہ بتایا جائے، جمہوریت میں جو قوم سیاسی طور پر بیدار ہوتی ہے وہ صفحۂ ہستی پر نمایاں ہوتی ہے اور جو قوم جمہوریت میں بھی سیاسی شعور سے محروم ہوتی ہے وہ صفحۂ ہستی سے گم ہوجاتی ہے،، جب آئین کو ترتیب دیا جارہا تھا تو ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے جہاں اپنے سماج کا درد محسوس کیا وہیں انہوں نے مسلمانوں کا بھی درد محسوس کیا اور مسلمانوں میں جو طبقات ریزرویشن کے حقدار تھے انہیں بھی وہ سہولت دی تھی جو سہولت آج دلت سماج کو مخصوص انداز میں ملتی ہے مگر کانگریس کی حکومت تھی ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت دلت زمرے میں آنے والے مسلمانوں کو اس سہولت سے محروم کردیا گیا اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ امبیڈکر جی نے درد محسوس کیا تو سہولت دی اور جب اسی سہولت سے محروم کیا گیا تو بڑے بڑے مسلم سیاسی لیڈران نے اپنی زبانیں کیوں بند رکھی تھیں اور جب اس وقت خاموش تھے تو آج دلت مسلم کی بات کرنے کی ضرورت کیوں پیش آگئی اسی سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کو مسلمانوں سے بھی زبردست نقصانات کا سامنا کرنا پڑا ہے اور جہاں مسلمانوں کے چھوٹے طبقے کی بات آتی ہے تو یہ کہہ کر ٹال مٹول سے کام لیا جاتا ہے کہ اسلام میں کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہے،، لیکن حقیقت یہ ہے کہ جہاں اسلام میں کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہے وہیں مسلمانوں میں چھوٹا بڑا ہے، اونچ نیچ، بھید بھاؤ ہے اگر مسلم لیڈران نے نیک نیتی اور سچائی کا مظاہرہ کیا ہوتا تو مسلمانوں کے اندر حلال خور، نٹ، بنجارہ، بھانٹ وغیرہ جیسی برادریوں کے حالات میں بھی تبدیلی ضرور آئی ہوتی آج بھی بڑے بڑے امراء، رؤساء، جانشین، سجادہ نشین، سیاستداں ان سے دور ہی رہتے ہیں اور ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے اسی درد کو محسوس کیا تھا، جہاں ایک طرف سبھی سیاسی پارٹیوں نے مسلمانوں کو بی جے پی سے ڈرایا اور بی جے پی و مسلمانوں کے درمیان زبردست کھائی پیدا کرائی اور خود اپنے پورے خاندان کے ساتھ اسمبلی و پارلیمنٹ میں پہنچتی رہیں اسی بدنیتی کی دین ہے کہ آج اپوزیشن پارٹیاں بی جے پی سے پوری طرح خوفزدہ ہیں اور اقتدار سے باہر رہنا بڑا مشکل ہورہا ہے تو کبھی مسلمانوں کے مسائل پر خاموشی اختیار کی جاتی ہے تو کبھی ملی تنظیموں اور جماعتوں سے تعلق ختم کرنے کی بات کی جاتی ہے درحقیقت یہ اقتدار سے دوری کی بوکھلاہٹ ہے۔

روزنامہ وطن سرینگر

موسمی حالات سے ہونے والی تباہی حکومت لوگوں کی امداد واعانت کرے

عالمی سطح پر درجہ ٔ حرارت میں آنے والی تبدیلی کے نتیجہ میں پوری دنیا کا موسمیاتی منظر نامہ یکسر تبدیل ہو چکا ہے اور اس کا براہ راست اثر انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بھی پڑا ہے۔ گلوبل وارمنگ کے نتیجہ میں پورے عالم کے اندر موسموں کے اندر انتہائی ضرر رساں تبدیلی رونما ہوئی ہے اور جموں وکشمیر خاص طور سے وادیٔ کشمیر کا یہ خطہ ٔ جنت نشین بھی ان موسمی اثرات سے متاثر ہوئے بنا نہیں رہ سکا۔ کل بعد سہ پہر وادی کے کئی علاقوں کے اندر جن میں خاص طور سے شمالی کشمیر کے کئی علاقے شامل ہیں نے یکا یک کروٹ بدلی اور دیکھتے ہی دیکھتے آسمان کا رنگ کالا ہو گیا جبکہ اس دوران انتہائی تیز رفتار ہوائیں بھی چلنے لگیں۔ ان طوفانی ہواؤں نے شمالی کشمیر کے کئی علاقوں جن میں بانڈی پورہ، سمبل سوناواری، سوپور، پٹن، ہندوارہ اور کپوارہ وولاب خاص طور سے قابل ذکر ہیں کے اندر میوہ باغات، کھڑی فصلوں اور رہائشی مکانوں ودیگر قسم کے تعمیراتی ڈھانچوں کو زبردست نقصان پہنچایا۔ بانڈی پورہ سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق ضلع کے کئی علاقوں میں زبردست آندھی کے نتیجہ میں درجنوں رہائشی مکانات کی چھتیں ٹوٹ گئیں جبکہ دیگر اقسام کے تعمیراتی ڈھانچوں کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ علاقہ میں سیب کے باغات اور دیگر طرح کی فصلوں کو بھی ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ شمالی کشمیر کے دیگر کئی علاقوں سے بھی اسی طرح کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں جبکہ وسطی کشمیر کے بڈگام ضلع میں آسمانی بجلی گرنے کے نتیجہ میں تین غیر ریاستی مزدور جن میں ایک ماں اور اس کے دو بیٹے شامل ہیں موقعہ پر ہی جاں بحق ہوئے ہیں۔ اس سے قبل بھی رواں ماہ بلکہ پچھلے ماہ بھی وادی کے متعدد علاقوں میں بارشیں اور ژالہ باری ہونے کے نتیجہ میں فصلوں اور میوہ جات کو زبردست نقصان سے دوچار ہونا پڑا۔ میوہ صنعت کو ہمارے یہاں معیشت کی ریڑھ کی ہڈی تصور کیا جاتا ہے اور ایسے میں جب موسمی حالات دگرگوں ہونے سے یہ متاثر ہو جاتی ہے تو اس کے نتیجہ میں وادی کے اندر لاکھوں لوگوں کا روزگار متاثر ہو جاتا ہے۔ میوہ کاشت کرنے والے کسانوں سے لے کر مزدوروں تک کوئی بھی ایسا فرد نہیں جو موسمی حالات کی مار نہیں کھا کر متاثر نہیں ہو جاتا۔ ہمارے یہاں حکومت کے پاس آفات سماوی کے حوالے سے باضابطہ طور سٹیٹ ڈزاسٹر ریسپانس فنڈ موجود ہے تاہم اس فنڈ میں سے متاثر ہونے والے باغ مالکان اور دیگر مزدوروں کے لئے بھی کبھار ہی کوئی رقم نکالی جاتی ہے تاکہ ان لوگوں کی امداد ہو سکے۔ رواں برس خراب موسمی صورتحال سے متاثر ہونے والے کسانوں اور دیگر لوگوں کی امداد حکومت کی ذمہ داری ہے کیونکہ ان لوگوں کی محنت ومشقت ان کے لئے رنگ نہیں لا سکی ہے اور ان کا میوہ، رہائشی مکانات، دکانیں اور دیگر املاک ژالہ باری اور دگرگوں موسمی حالات کی نذر ہو گئے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ گورنر انتظامیہ حالیہ ژالہ باری اور کل کی طوفانی ہواؤں کی وجہ سے میوہ باغات، کھڑی فصلوں اور رہائشی ودیگر تعمیراتی ڈھانچوں کو ہوئے نقصان کا تخمینہ لگانے کے لئے ہر ضلع کے اندر ٹیمیں تشکیل دے تاکہ یہ ٹیمیں متاثرہ علاقوں میں جا کر نقصانات کا تخمینہ لگا سکیں۔ اس حوالے سے ضروری ہے کہ ٹیمیں متاثرہ باغ مالکان اور دیگر لوگوں سے ذاتی طور ملیں اور اس حوالے سے سرسری جائزوں سے کام نہ لیا جائے۔ اس کے بعد یہ پورا ڈیٹا حکومت کو سونپا جائے تاکہ حکومت متاثرہ لوگوں کو نقصانات کے عین مطابق امداد فراہم کر سکے۔ متاثرہ لوگوں کی نظریں حکومت پر ہیں اور گورنر انتظامیہ کا فرض عین ہے کہ وہ ان متاثرین کو مایوس نہ ہونے دیں۔ اس سلسلے میں جس قدر بھی ہو سکے کاروائی کیے جانے کی ضرورت ہے تاکہ متاثرین فاقہ کشی پر مجبور نہ ہو جائیں اور وہ بھی اپنی زندگی معمول کے مطابق گزارنے کے اہل بن جائیں۔ اس طرح سے ڈزاسٹر ریسپانس فنڈ کو بھی صحیح مصرف پر خرچ کیا جا سکے گا۔

مسکان خان کی شجاعت اور بشریٰ متین کی متانت

تحریر
ڈاکٹر سلیم خان

مسلم متحدہ فرنٹ اور بہوجن ونچت اگھاڑی کے زیر اہتمام مہاراشٹر کے شہر اورنگ آباد میں 14 / مارچ کو ایک خطاب عام کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس موقع پر کرناٹک کی جاں باز بیٹی مسکان خان اور ان کے اہل خانہ کو خراج تحسین پیش کیا جائے گا۔ عالمی شہرت یافتہ مسکان خان فی الحال ہندوستان میں نسوانی دلیری شجاعت کی علامت بن گئی ہیں۔ ان کی حوصلہ افزائی کرنا مستحسن اقدام ہے کیونکہ زندہ ملت اپنی فتح مندی کا جشن مناتی ہیں اور شکست خوردہ قومیں ناکامیوں کا ماتم کرتی رہتی ہیں۔ گزشتہ ماہ 9 / فروری کو بھی ونچت اگھاڑی نے حجاب کی حمایت میں اورنگ آباد کے اندر مظاہرہ کیا تھا۔ اس احتجاج میں مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلمین نے بھی کرناٹک میں باحجاب طالبات کے تحفظ کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس موقع پر مظاہرین نے حجاب کی آڑ میں مسلم طالبات کو تعلیم سے محروم رکھنے کی سازش رچنے اور فرقہ پرستی کا زہر گھولنے کا الزام لگایا تھا نیز مسکان خان کی ستائش کر کے اس کا پیچھا کرنے والے نوجوانوں کو سزا دینے کا مطالبہ کیا تھا لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ مسکان خان کے ساتھ بشریٰ متین کو مذکورہ جلسۂ عام میں بلایا جائے تاکہ ایک اور زاویہ سے مسلم خواتین کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

مسکان خان کے بارے میں ہر کوئی جانتا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ آخر یہ بشریٰ متین کون ہے؟ کیونکہ ان کی تو ویڈیو ذرائع ابلاغ میں وائرل نہیں ہوئی۔ بشریٰ کرناٹک ہی کے شہر رائچور میں واقع وشویشوریا ٹیکنیکل یونیورسٹی (وی ٹی یو) سے متصل ایس ایل این کالج میں بی ای سول انجینیرنگ کی طالبہ ہے۔ اس سال انہوں نے اپنے فائنل امتحان میں اول مقام حاصل کر کے گولڈ میڈل جیتا لیکن ان کی خاص بات یہ ہے یونیورسٹی تاریخ میں سب سے زیادہ 16 گولڈ میڈل حاصل کرنے کا اعزاز انہیں تک مختص ہے۔ اس سے قبل 2014 میں ایک طالب نے 13 / گولڈ میڈل حاصل کیے تھے۔ بشریٰ متین کے والد شیخ ظہیر الدین نے انجینیرنگ ڈپلومہ کیا تھا مگر ان کی خواہش تھی کہ بیٹی ڈگری حاصل کرے اس طرح گویا انہوں نے اپنے والد کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کر دیا۔ بشریٰ کی والدہ شبانہ پروین بھی گریجویٹ ہے۔ بشریٰ متین کی یہ پہلی کامیابی نہیں ہے بلکہ ایس ایس ایل سی میں انہیں 94.72 فی صد نمبر ملے تھے۔ پی یو سی میں 93.33 فی صد اور اب بی ای سول میں 9.47 گریڈ کے ساتھ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس کے باوجود کسی ملازمت کو اختیار کرنے کے بجائے وہ یو پی ایس سی امتحانات کی تیاری میں مصروف ہیں کیونکہ وہ اس عہدے کو سماجی خدمت کے لیے زیادہ کارآمد سمجھتی ہیں۔

بشریٰ متین اور مسکان خان کے درمیان بہت کچھ مشترک ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ دونوں کا تعلق ہندوستان کی جنوبی ریاست کرناٹک سے ہے۔ دونوں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی خواہشمند ہیں ساتھ ہی دیندار اور باحجاب بھی ہیں۔ بشریٰ متین اگر بے دین اور بے پردہ ہوتیں تو ممکن ہے کچھ ہمدردانِ قوم مسکان کو یہ مشورہ دیتے کہ فی الحال انہیں حجاب کے لیے لڑنے کے بجائے خاموشی سے بشریٰ متین کی مانند تعلیم پر توجہ دے کر اپنے مستقبل کو روشن کرنا چاہیے لیکن یہ حسن اتفاق ہے کہ بشریٰ متین بھی باحجاب نکل آئیں اور انہوں نے اس مفروضے کو اپنی غیر معمولی کامیابی سے ملیامیٹ کر دیا کہ پردہ خواتین کی ترقی میں رکاوٹ ہے۔ اس طرح کے احمقانہ دعویٰ کا جواب دلائل کے بجائے عمل دیا جائے تو مخالفین کی زبان گنگ ہو جاتی ہے۔ یہ بھی ایک اتفاق ہے کہ جس دن ایوان زیریں کے سربراہ اوم برلا، صوبائی گورنر اور وزیر تعلیم کی موجودگی میں بشریٰ کو طلائی تمغہ سے نوازہ جائے گا اسی دن کرناٹک ہائی کورٹ تعلیم گاہوں میں حجاب کی بابت اپنا فیصلہ سنائے گا۔

بشریٰ کا انڈپینڈنٹ اخبار کو دیا جانے والا انٹرویو بھی کم مسکان کے ویڈیو سے کم ایمان افروز نہیں ہے۔ بشریٰ نے بتایا کہ گولڈ میڈل کا جیتنا ان کے وہم وگمان سے پرے تھا بلکہ سول انجینیرنگ کی پڑھائی شروع کرتے وقت تو ٹاپ کرنے کا خیال بھی ان کو نہیں آیا تھا لیکن پہلے سمسٹر اول مقام حاصل کرنے کے بعد انہوں نے محنت شروع کر دی۔ اس سے پتہ چلتا ہے ایک کامیابی کا حصول نہ صرف خود اعتمادی میں اضافہ کرتا ہے بلکہ اگلی کامیابی کے لیے ترغیب کا سبب بھی بن جاتا ہے لیکن اس کے لیے محنت لازمی ہوتی ہے۔ مشقت کے بغیر یکے بعد دیگرے کامیابیاں قدم نہیں چومتیں۔ انہوں نے نہ صرف سول انجینیرنگ کے اپنے بیچ بلکہ یونیورسٹی سے منسلک سبھی کالجوں کے تمام شعبوں میں اول مقام حاصل کیا ہے اور اس کا کریڈٹ وہ اللہ کی مدد ونصرت کو دیتی ہیں۔ بشریٰ متین سے جب ان کی غیر معمولی کامیابی کا راز دریافت کیا گیا تو انہوں ایک منفرد جواب دے کر سائل کو چونکا دیا۔ انہوں نے کہا کہ ”سبھی مسائل کا حل نماز کی ادائیگی میں ہے اور سخت محنت وتہجد میں مانگی جانے والی دعائیں ان کی اس کامیابی کا واحد راز ہے۔“ وہ دانشور قابل رحم ہیں کہ جنہیں مسکان کے نعرۂ تکبیر کا مطلب اور بشریٰ کی سحر خیزی کے معنیٰ سمجھ میں نہیں آتے۔ بقول شاعر مشرق علامہ اقبال۔

عطار ہو، رومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

سچ تو یہ ہے کہ جو سحر خیزی بندے کو رب کی معرفت کرا دے تو وہ اپنی کامیابی پر کبر وغرور کا شکار نہیں ہوتا بلکہ کہتا ہے، ”میں اللہ کی بہت شکر گزار ہوں جس نے مجھے اتنی کامیابی اور عزت سے نوازا“۔ اللہ کا شکر ادا کرنے کے بعد وہ بندوں کو بھی نہیں بھولتا اور ان کی بابت یہ اعتراف کرتا ہے کہ ”مجھ سے زیادہ خوش میرے والدین اور بھائی بہن ہیں۔ میری وجہ سے یہ سب خوش ہیں لہذا میرے لیے اس سے بڑی خوشی کوئی نہیں ہو سکتی“۔ دوسروں کی خوشی سے خوش ہونا وہ انسانی صفت ہے جو اسے کینہ اور حسد جیسے اخلاقی سلفی سے محفوظ و مامون رکھتی ہے۔ دعاؤں کے حوالے سے بشریٰ کا بیان سن کر وہ کہانی یاد آ گئی کہ کسی افریقی ملک میں نماز استسقاء کی خاطر آنے والے سارے مصلی چھاتا اپنے ساتھ لے کر آئے جبکہ امام صاحب نے ایسا کوئی اہتمام نہیں کیا۔ بشریٰ کہتی ہیں ”میں نماز اور تہجد پابندی سے پڑھتی ہوں۔ میں نے تہجد کے وقت اپنی کامیابی کے لیے بہت دعائیں مانگی تھیں۔ بس آج کی میری یہ کامیابی ان ہی دعاؤں کا ثمر ہے۔ میری اس کامیابی کا راز یہی نمازیں ہیں۔ تہجد کے وقت مانگی جانے والی ہر دعا قبول ہوتی ہے“۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دینی درسگاہوں نے اسلام کی بقاء اور ترویج میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے لیکن اگر کوئی سوچتا کا دینداری صرف انہیں مدارس تک محدود ہے تو بشریٰ نے اس مفروضے کو غلط ثابت کر دیا۔ وہ اپنے بارے میں بتاتی ہیں کہ ”میں نے اپنی ابتدائی تعلیم سینٹ میری کانونٹ سکول رائچور سے حاصل کی جبکہ پری یونیورسٹی کورس پراماتما پیو کالج رائچور سے مکمل کیا۔ میں نے سبھی امتحانات میں 90 فیصد سے زیادہ نمبرات حاصل کیے“۔ اس کے ساتھ پورے چار سال تک وہ حجاب پہن کر اپنے کالج جاتی رہی اور اپنی ڈگری مکمل کر لی۔ انہوں نے بتایا کہ کبھی کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔ ان کے خیال میں حجاب اور پڑھائی دو الگ الگ چیزیں ہیں نیز حجاب پہننا ایک آئینی اور بنیادی حق بھی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ ہندوستان ایک جمہوری اور سیکولر ملک ہے۔ اس کا آئین بنیادی حقوق کی ضمانت دیتا ہے اور انہیں اپنے ہندوستانی شہری اور کرناٹک کی رہائشی ہونے پر فخر ہے۔

عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے کہ کسی بڑے کالج یا یونیورسٹی میں داخلہ لیے بغیر طلباء اچھی تعلیم نہیں حاصل کر سکتے لیکن بشریٰ نے اس خیال کو بھی غلط ثابت کر دیا۔ انہیں پری یونیورسٹی کورس کے بعد بنگلور کے نامور کالجوں میں داخلہ مل رہا تھا مگر انہوں نے اپنے شہر کے ایس ایل این کالج کو ترجیح دی اور وہیں سے یونیورسٹی میں ٹاپ کیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اصل کامیابی تو طالب علم کی محنت پر منحصر ہے اور درسگاہ کی اہمیت ثانوی ہے۔

اردو صحافت کے دوسو سال اور ہماری ذمہ داریاں

تحریر
سہیل انجم

امسال مارچ کا مہینہ اہل اردو اور بالخصوص اردو صحافیوں اور اخبار نویسوں کے لیے انتہائی اہم ہے۔ یہی وہ مہینہ ہے جس کے بطن سے اردو صحافت نے جنم لیا۔ اردو کا پہلا اخبار ’جام جہاں نما‘ 27 مارچ 1822 کو کلکتہ سے جاری ہوا تھا۔ اس کا اجراء ایسٹ انڈیا کمپنی کے ایک ملازم ہری ہردت نے کیا تھا۔ ان کے والد دیوان تارا چند ایک سال قبل کلکتہ سے ہی جاری ہونے والے راجہ رام موہن رائے کے بنگلہ اخبار ’سمباد کومدی‘ کے منتظم اعلیٰ تھے۔ راجہ رام موہن رائے نے ’مراۃ الاخبار‘ نام سے ایک فارسی اخبار بھی نکالا تھا۔ آگے چل کر سمباد کومدی کے مالکانہ حقوق ہری ہردت کو حاصل ہو گئے۔ ان کے دل میں پہلے سے ہی اخبار نکالنے کی تڑپ رہی ہے۔ وہ بنگلہ، فارسی، اردو اور انگریزی میں اچھی شد بد رکھتے تھے لیکن اردو کی طرف زیادہ مائل تھے۔ لہٰذا انھوں نے اخبار کے لیے دو زبانوں یعنی فارسی اور اردو کا انتخاب کیا۔ اس طرح انھوں نے ’جام جہاں نما‘ نام سے ذولسانی ہفت روزہ نکالا۔ انھوں نے ایڈیٹر کے لیے ایک انتہائی عالم وفاضل اور مترجم ومصنف سدا سکھ لعل کا انتخاب کیا۔ یہ اخبار کئی سال تک نکلتا رہا۔ حالانکہ کچھ لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ ٹیپو سلطان کا فوجی اخبار اردو کا پہلا اخبار تھا لیکن اس کی کوئی فائل کہیں موجود نہیں ہے۔ اس وقت سرکاری حکم نامے فارسی میں جاری ہوتے تھے۔ لہٰذا یہ خیال بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ مولوی اکرام علی نے 1810 میں کلکتہ سے ’اردو اخبار‘ نام سے اردو کا پہلا اخبار نکالا تھا لیکن وائے افسوس کہ اس کی بھی کوئی فائل کہیں موجود نہیں ہے۔

اردو صحافت کے محقق جی ڈی چندن نے اس موضوع پر انتہائی عرق ریزی کے ساتھ تحقیقی کام کیا اور مختلف دستاویزات کے حوالے سے یہ ثابت کیا ہے کہ جام جہاں نما ہی اردو کا پہلا اخبار تھا۔ انھوں نے جام جہاں نما نام سے 248 صفحات پر مشتمل ایک کتاب تصنیف کی جسے دسمبر 1992 میں مکتبہ جامعہ لمیٹڈ نئی دہلی نے شائع کیا تھا۔ یہ کتاب اردو کے پہلے اخبار کے سلسلے میں ایک مستند حوالہ ہے۔ مولوی اکرام علی کے اردو اخبار کو اردو کا پہلا اخبار تسلیم کرتے ہوئے پروفیسر ارتضیٰ کریم کی ڈائرکٹر شپ میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نے کلکتہ، سری نگر، پٹنہ اور ممبئی میں جشن صحافت منایا تھا۔ اس کے علاوہ کونسل کی جانب سے پانچ تا سات فروری 2016 کو دہلی میں ’اردو صحافت کے دو سو سال‘ کے موضوع پر سہ روزہ عالمی اردو کانفرنس کا انعقاد بھی کیا گیا تھا۔ اس میں پیش کیے جانے والے مقالات کو دو جلدوں میں 2017 میں شائع کیا گیا۔ دونوں جلدوں کی مجموعی ضخامت 974 صفحات ہے۔ اسی دوران اردو صحافت کی تاریخ بھی لکھوائی گئی۔ چار صحافیوں معصوم مرادآبادی (آغاز سے 1857 تک)، فاروق ارگلی (1858 سے 1900 تک)، اسد رضا (1901 سے 1947 تک) اور راقم سہیل انجم (1948 سے 2000 تک) نے اردو صحافت کی تاریخ تصنیف کی۔ یہ چاروں کتابیں چند ماہ قبل شائع ہوئی ہیں۔ 2001 کے بعد کی تاریخ نویسی کا کام مکمل نہیں ہو سکا۔

اردو ہم جیسے لوگوں سمیت جن لوگوں کی بھی مادری زبان ہے ان کو اس بات پر فخر ہونا چاہیے کہ اس زبان کی صحافت نے اپنی زندگی کے دو سو سال مکمل کر لیے ہیں۔ ہری ہردت اور سدا سکھ لعل نے 27 مارچ 1822 کو جس سفر کی ابتدا کی تھی وہ تا دم تحریر جاری ہے اور یہ توقع رکھنی چاہیے کہ یہ سفر اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ روئے زمین پر اہل اردو موجود رہیں گے۔ ایسا لگتا ہے جیسے مجروح سلطانپوری نے انہی کے لیے یہ شعر کہا تھا کہ میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر، لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا۔ یہ ہم لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ ہم سرکاری سرپرستی کی تمنا کیے بغیر اس دو سو سالہ سفر کا جشن منائیں اور دنیا کو یہ بتائیں کہ گو کہ یہ سمجھا جا رہا ہے کہ اردو کا علاقہ محدود ہوتا جا رہا ہے اور اردو پڑھنے اور بولنے والوں کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے لیکن پھر بھی جن کی بھی مادری زبان اردو ہے وہ اسے بھولے نہیں ہیں اور اس کا قرض ادا کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار ہیں۔ صرف اہل صحافت ہی پر اردو کا قرض نہیں ہے بلکہ اردو ادیبوں، شاعروں، نقادوں، اردو کے استادوں اور اردو اداروں میں برسر کار افراد پر بھی ہے۔ انھیں بھی اس جشن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ یہ ہمارا فرض بھی ہے اور یہ ہم پر اردو کا قرض بھی ہے۔ ہم جیسے لوگوں کی جو بھی شناخت یا حیثیت ہے وہ اردو زبان یا اس کی صحافت ہی کی مرہون منت ہے۔ صرف شناخت اور حیثیت ہی نہیں بلکہ معاش اور خاندان کی پرورش و پرداخت کا ذریعہ بھی یہی زبان ہے۔ لہٰذا ہمیں کسی اعزاز، ایوارڈ، مالی منفعت یا سماجی مرتبے کی خواہش وتمنا کے بغیر اس زبان کا قرض ادا کرنا چاہیے۔ بلکہ اگر استطاعت ہو تو اس جشن اور اس زبان کی بقا کے لیے وسائل بھی مہیا کرنے چاہئیں۔ جس طرح ماں کی خدمت کسی لالچ کے بغیر کی جاتی ہے اسی طرح مادری زبان کی خدمت بھی کسی طمع کے بغیر کرنے کی ضرورت ہے۔

اردو صحافت کے ماہِ پیدائش یعنی مارچ مہینے کا آغاز ہو چکا ہے اور ایسی اطلاعات ہیں کہ ملک کے مختلف گوشوں میں اردو صحافت کا دو سو سالہ جشن منانے کی تیاری چل رہی ہے۔ یہ بات باعث مسرت ہے کہ صحافیوں کے سب سے بڑے ادارے پریس کلب آف انڈیا نے بھی 27 مارچ کو ایک پروگرام کا ڈول ڈالا ہے۔ گزشتہ کچھ برسوں سے پریس کلب میں بھی اردو کے سلسلے میں سرگرمیاں شروع ہوئی ہیں۔ اس نے 16 ستمبر 2021 کو مولوی باقر کے یوم پیدائش پر ایک پروگرام منعقد کیا تھا اور یہ اعلان کیا تھا کہ ہر سال اس تاریخ کو مولوی باقر کو یاد کیا جائے گا اور دو نوجوان صحافیوں کو ایوارڈز دیے جائیں گے۔ ایک ادبی تنظیم بزم صدف انٹرنیشنل کی جانب سے 25 مارچ کو کلکتہ میں اور 26 اور 27 مارچ کو حیدرآباد میں سیمیناروں کا انعقاد ہو رہا ہے۔ بزم صدف کے ڈائرکٹر پروفیسر صفدر امام قادری نے گزشتہ سال نومبر ہی میں دو سو سالہ جشن کے عنوان سے پٹنہ میں دو روزہ سیمینار کیا تھا۔ اس میں جو مقالے پیش کیے گئے تھے ان کو ’صحافت: دو صدی کا احتساب‘ کے عنوان سے شائع کیا جا رہا ہے۔

نوٹ: مضمون نگار کی لکھی گئی آراء سے ادارہ کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے۔

صفحہ اول سے آگے

101

آخر کار شدید گرمی کی لہر سے لوگوں کو راحت نصیب ہوئی اور شہر سرینگر سمیت وادی کے شمال وجنوب میں کہیں ہلکی تو کہیں بھاری بارشوں کے بعد دن کی گرمی میں کمی آئی۔ سوموار کی صبح سے ہی شمالی وجنوبی کشمیر کے متعدد علاقوں میں آسمان ابرآلود ہونے کے بعد بارشوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ شمالی اور جنوبی کشمیر میں شدید نوعیت کی بارشیں ہوئی اور کچھ منٹوں تک ہونی والی بارشوں کے نتیجے میں سڑکیں زیر آب آگئی۔ شہر سرینگر میں بھی بارشوں سے موسم جزوی طور پر موسم ابرآلود رہا۔ بارشوں کے بعد درجہ حرارت معمول سے نیچے درج ہوا ہے جس کے نتیجے میں گرمی کی شدید لہر سے لوگوں کو راحت نصیب ہوئی۔ وادی کے شمال وجنوب میں دوران شب بارشیں ہوئی جس سے جہاں شبانہ درجہ حرارت معمول سے اوپر ہی ریکارڈ کیا گیا تاہم دن کی گرمی میں بھی کافی کمی آئی۔ وادی میں بارشوں اور بارشوں کی پیش گوئی کے باوجود شبانہ درجہ حرارت معمول سے زیادہ درج ہو رہا ہے۔ محکمہ موسمیات کے ترجمان نے اسکی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ وادی کشمیر اور جموں کے بیشتر حصوں میں موسلادار بارشیں ہوئی جس کے بعد دن کے ساتھ ساتھ رات کے درجہ حرارت میں بھی کمی آئی۔ انہوں نے کہا کہ درجہ حرارت میں کمی آنے کے بیچ آئندہ کچھ دنوں تک موسم مجموعی طور پر ابر آلود رہنے کے ساتھ ساتھ بارشوں کا بھی امکان ہے۔ محکمہ موسمیات نے تازہ پیشگوئی کرتے ہوئے بتایا کہ جموں وکشمیر کے بیشتر مقامات پر عام طور پر ابرآلود ہے۔ انہوں نے کہا کہ 03 اگست تک جموں کے بہت سے مقامات پر وقفے وقفے سے ہلکی سے درمیانی بارش کے ساتھ ساتھ عام طور پر ابرآلود موسم رہنے کا امکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ جموخطہ کے کچھ مقامات پر خاص طور پر دیر رات اور صبح کے اوقات میں موسلادھار بارش ہوسکتی ہے۔ محکمہ موسمیات نے کہا کہ لوگوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ محتاط رہیں اور ندیوں، ندیوں اور سیلاب کے خطرے والے علاقوں سے دور رہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ بالائی علاقوں میں بارشوں سے ندی نالوں میں پانی کا بہاؤ بڑھ جاتا ہے جس سے سیلابی ریلے آنے کے خطرات رہتے ہیں لہذا لوگوں سے تاکید ہے کہ وہ تیز بہاؤ والے ندی نالوں کے نزدیک جانے سے احتیاط کریں۔

102

سوپور کے شیر کالونی میں اس وقت صف ماتم بچھ گئی جب ایک کباڑی کے آنگن میں پُراسرار طور پر دھماکہ ہوا۔ نمائندے نے عینی شاہدین کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ ایک کباڑی کے آنگن میں سامان اتارنے کے بعد کچھ افراد وہاں اس کی جانچ میں مصروف تھے اور اسے الگ الگ کرنے کا کام کررہے تھے جس دوران وہاں ایک زوردار دھماکے کی آواز سنائی دی۔ انہوں نے بتایا کہ زوردار دھماکے کی آواز سنتے ہی کچھ لوگ وہاں پہنچ گئے جنہوں نے دیکھا کہ دو بچوں سمیت چار افراد خون میں لت پت وہاں پڑے ہوئے تھے اور انہوں نے تمام زخمیوں کو علاج کیلئے سب ضلع اسپتال سوپور پہنچایا جہاں دو بچوں سمیت چار افراد کی موت ہوگئی جن کی شناخت نذیر احمد نادرو، اعظم اشرف اور غلام حسن کے طور پر کی ہے جو تمام شیر کالونی سوپور کے رہنے والے ہیں جبکہ ایک اور زخمی کی شناخت عادل رشید بٹ کے نام سے کی گئی ہے جسے علاج کیلئے سرینگر کے اسپتال ریفر کیا گیا جو بعد میں اسپتال پہنچنے سے پہلے ہی دم توڑ بیٹھا۔ پولیس کے ایک سینئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ شیر کالونی سوپور میں ایک پراسرار دھماکہ ہوا جس میں چار افراد شدید زخمی ہوئے اور بعد میں انہیں قریبی اسپتال منتقل کیا گیا جہاں ڈاکٹروں نے ان میں سے تین کو مردہ قرار دیا۔ شدید زخمی ہونے والے ایک اور شخص کو سکمز صورہ ریفر کردیا گیا ہے، تاہم ہسپتال جاتے ہوئے وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں کیس درج کی جاچکی ہے اور بڑے پیمانے پر اس کی تحقیقات جاری ہے۔

103

کیا ہے کہ بھارت اور چین کے مابین تعلقات اچھے نہیں ہے۔ انہوں نے کہا ''ہم اپنے تجربے کی بنیاد پر چین کے بارے میں خیالات رکھتے ہیں۔ چین کے ساتھ ہمارے تعلقات بہت اچھے نہیں چل رہے ہیں، اس کی سب سے بڑی وجہ 2020 میں ہے، کووڈ کے دوران، چین نے ہمارے چین کے ساتھ کیے گئے معاہدوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بہت بڑی فوجیں ہندوستان اور چین کے درمیان سرحدی علاقوں میں لائیں اور اس سے تناؤ پیدا ہوا۔ تصادم ہوا، دونوں طرف سے لوگ مارے گئے''۔ یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ یہ مسئلہ ابھی تک دونوں ممالک کے درمیان مکمل طور پر حل نہیں ہوا ہے جے شنکر نے کہا ''اس کے نتائج جاری ہیں کیونکہ مسئلہ مکمل طور پر حل نہیں ہوا ہے۔ چین کے ساتھ اس وقت تعلقات اچھے نہیں ہیں، معمول کے نہیں ہیں''۔ انہوں نے کہا ''ایک پڑوسی کے طور پر، ہم بہتر تعلقات کی امید رکھتے ہیں، لیکن یہ صرف اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب وہ کنٹرول لائن کا احترام کریں اور ان معاہدوں کا احترام کریں جن پر انہوں نے ماضی میں دستخط کیے ہیں۔'' خیال رہے کہ 29 جولائی کو جاری ہونے والے کواڈ وزرائے خارجہ کی میٹنگ کے مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ بلاک کے ممالک خطے کی ضروریات کو پورا کرتے ہوئے ہند۔بحرالکاہل خطے کی پائیدار ترقی، استحکام اور خوشحالی کی حمایت کے لیے اجتماعی طور پر ایک مثبت اور عملی ایجنڈے کو آگے بڑھا رہے ہیں۔

104

اور 1,800 سے زیادہ یاتریوں پر مشتمل ایک اور قافلہ جموں بیس کیمپ سے وادی کی جانب روانہ ہو گیا۔ حکام نے بتایا کہ اس سال ریکارڈ تعداد میں یاتریوں نے گپھا پر حاضری دیکر درشن کیا اور ابھی تک 4.55 لاکھ سے زیادہ یاتریوں نے گپھا کا درشن کیا جبکہ گزشتہ سال یہ تعداد 4.5 لاکھ سے زیادہ تھی۔ حکام نے بتایا کہ سوموار کی صبح 1,832 یاتریوں پر مشتمل 32واں 32 قافلہ بھگوتی نگر بیس کیمپ سے 62 گاڑیوں میں سوار ہوکر کشمیر کی جانب روانہ ہوگیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس گروپ میں 1,358 مرد، 363 خواتین، دو بچے اور 109 سادھو اور سادھویاں شامل تھیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ 52 روزہ یاترا، جس کا باقاعدہ آغاز 29 جون کو کشمیر کے بالتال اور پہلگام بیس کیمپ سے ہوا تھا، 19 اگست کو اختتام پذیر ہوتا ہے۔

105

اسے ناکارہ بنادیا گیا۔ پولیس کے ایک سینئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ مارٹر گولہ سرنکوٹ علاقے کے ڈرابا گاؤں میں گھاس کے میدان میں پڑا دیکھا گیا۔ جس کو کچھ مقامی لوگوں نے دیکھا اور انہوں نے بعد میں نزدیکی فوجی کیمپ کو مطلع کیا جس کے بعد سیکورٹی فورسز کی ٹیم وہاں پہنچ گئی جنہوں نے شل کو وہاں سے اٹھا لیا اور بعد میں انہوں نے بم ناکارہ بنانے والی ٹیم کو طلب کیا جنہوں نے اس کو ناکارہ بنایا۔ پولیس نے بتایا کہ اس معاملے میں کیس درج کرکے تحقیقات بڑے پیمانے پر شروع کر دی گئی ہے۔

106

ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں، یہ ہماری قومی سلامتی کا اتنا حساس مسئلہ ہے۔ سی این آئی کے مطابق وزیر دفاع رجناتھ سنگھ کہا کہ کانگریس لیڈر راہل گاندھی قومی سلامتی کے حساس معاملے اور اگنی پتھ پہل پر قوم کو گمراہ کررہے ہیں اور انہوں نے مزید کہا کہ وہ اس سلسلے میں پارلیمنٹ میں بیان دینے کیلئے تیار ہیں۔ مرکزی بجٹ پر گاندھی کے تبصرے کے فوراً بعد لوک سبھا میں تقریر کرتے ہوئے وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر نے بجٹ کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کی ہے اور مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن جب بحث کا جواب دیں گی تو وہ وضاحت فراہم کریں گی۔ سنگھ نے کہا کہ گاندھی قومی سلامتی کے حساس معاملے اور اگنی پتھ پہل کے بارے میں قوم کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا'' ہمارے جوان ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں، یہ ہماری قومی سلامتی کا اتنا حساس مسئلہ ہے۔ اگنیور کے معاملے پر قوم کو گمراہ کرنے کی کوششیں ہورہی ہیں، جب بھی آپ اجازت دیں میں بیان دینے کے لیے تیار ہوں۔'' خیال رہے کہ راہول گاندھی نے کہا کہ وزیر دفاع نے ایوان کو بتایا کہ اگنیور شہید کے خاندان کو ایک کروڑ روپے کا معاوضہ دیا گیا تھا لیکن یہ صرف انشورنس کی ادائیگی تھی، معاوضہ انہیں نہیں دیا گیا ہے۔ جس کے بعد اس پر وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے اپنا جواب پیش کیا۔

107

ویژن کیلئے خاکہ پیش کرنا ہے اور اس کوشش میں صنعت کے رول کے بارے میں ذکر کرنا ہے۔ اس کانفرنس میں 1000 سے زیادہ صنعت، حکومت، سفارتی کمیونٹی کے شرکاء کے علاوہ مفکرین اور دیگر لوگ ذاتی حیثیت سے شرکت کریں گے جبکہ ملک وبیرون ملک میں کئی دیگر لوگ مختلف سی آئی آئی سینٹروں سے اس کانفرنس میں شامل ہوں گے۔

108

ایک نوجوان لقمہ اجل بن گیا جبکہ دوسرا زخمی ہوگیا۔ انہوں نے بتایا کہ ٹنگمرگ کے پیجان علاقے سے تعلق رکھنے والے ساحل نامی ایک نوجوان اپنے ساتھی کے ساتھ ٹریکنگ میں مصروف تھا جس دوران دونوں اونچائی سے پھسل گئے اور دونوں نیچے خون میں لت پت گر پڑے جس کے بعد اگرچہ دونوں کو اسپتال منتقل کیا گیا تاہم وہاں ساحل نامی نوجوان زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ بیٹھا جبکہ دوسرے کا علاج اسپتال میں جاری ہے۔ پولیس کے ایک سینئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ ٹنگمرگ میں شدید بارشوں کے دوران ایک اونچائی پہاڑی پر دو نوجوان ٹریکنگ کرنے کیلئے گئے تھے اور بارشوں کے باعث وہاں پھسلن پیدا ہونے کے نتیجے میں وہ پہاڑی سے نیچے گر آئے جس کے نتیجے میں ایک کی موت واقع ہوئی جبکہ دوسرا زخمی ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے کی نسبت کیس درج کرلی گئی ہے اور تحقیقات جاری ہے۔

109

کو ڈائریکٹوریٹ آف انفورسمنٹ، جموں نے 24 جولائی کو منی لانڈرنگ کی روک تھام ایکٹ کی مجرمانہ دفعات کے تحت گرفتار کیا تھا اور وہ اس وقت عدالتی تحویل میں ہے۔ جموں وکشمیر سروس سلیکشن بورڈ سب انسپکٹر بھرتی کا امتحان 27 مارچ 2022 کو منعقد ہوا تھا۔ اس کی تحقیقات سی بی آئی کو سونپا گیا تھا جس کے بعد 12 نومبر 2022 کو یادو سمیت 33 ملزمان کے خلاف پہلے ہی چارج شیٹ داخل کی تھی۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کیس سی بی آئی ایف آئی آر سے نکلا ہے۔ ملزم کی درخواست ضمانت کی سماعت کرتے ہوئے، بالا جیوتی، خصوصی جج، انسداد بدعنوانی، جموں نے کہا کہ عدالت کی پختہ رائے ہے کہ درخواست کسی قانونی طاقت سے خالی اور قبل از وقت ہونے کی وجہ سے اس مرحلے پر قابل سماعت نہیں ہے کیونکہ تحقیقات جاری ہے۔ ای ڈی کی نمائندگی کرنے والے خصوصی پبلک وکیل اشونی کھجوریا نے ضمانت کی درخواست کی سختی سے مخالفت کی اور کہا کہ درخواست گزار نے منی لانڈرنگ کے سنگین جرائم میں ملوث ہے جس کے تحت وہ مالیاتی ادائیگیوں کے خلاف سرکاری مسابقتی امتحانات کے پیپر لیک ہونے میں ملوث ''گینگ'' کا سرغنہ ہے۔ اس کے علاوہ پی ایم ایل اے کے تحت تفتیش الگ اور آزاد ہے اور اس وجہ سے، سی بی آئی کیس میں ٹرائل کورٹ کے سامنے کی کارروائی کا مدعا علیہ کے ذریعہ کی گئی پی ایم ایل اے تحقیقات پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔ اس موقعہ پر جج نے بتایا کہ ریکارڈ پر موجود مواد کو مکمل طور پر سننے اور غور کرنے کے بعد اور الزامات کی نوعیت اور الزام کی سنگینی اور تفتیش کے مرحلے کے مطابق، میرے خیال میں تفتیشی ایجنسی کو تجزیہ اور موثر تحقیقات کیلئے کافی وقت دیا جانا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا ''ای ڈی کے اس خدشے کو وکیل کی طرف سے جمع کرائے جانے پر طاقت ملتی ہے کہ درخواست گزار گواہوں پر اثر انداز ہوسکتا ہے اور قانون کو پرچی دے سکتا ہے، اس لیے سوپرا کی روشنی میں، موجودہ درخواست کو خارج کر دیا جانا چاہیے''۔

110

طور پر تقرری عمل میں لائی گئی۔ حکم نامہ کے مطابق سپرانٹنڈنٹ انجینئر آپریشن اینڈ مینٹیننس سرکل نارتھ سوپور کشمیر انجینئر حبیب چودھری کو تبدیل کرکے سپرانٹنڈنٹ انجینئر آپریشن اینڈ مینٹیننس، سرکل فسٹ، جے کے پی ٹی سی ال سرینگر اور سپرانٹنڈنٹ انجینئر آپریشن اینڈ مینٹیننس سرکل سرینگر انجینئر دلبیر سنگھ کو تبدیل کرکے سپرانٹنڈنٹ انجینئر آپریشن اینڈ مینٹیننس سرکل نارتھ سوپور تعینات کیا گیا۔ انجینئر دلبیر سنگھ کو مزید احکامات تکسپر انٹنڈنٹ انجینئر آپریشن اینڈ مینٹیننس سرکل گاندربل کا اضافی چارج بھی تفویض کیا گیا۔ اس دوران محکمہ تعمیرات عامہ میں محکمہ جاتی ترقیاتی کمیٹی اور جموں کشمیر پبلک سروس کمیشن کی سفارشات کی بنیاد پر انچارج اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر (سیول) انجینئر ایس امرجیت سنگھ کو اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر (سیول) کے طور پر ترقی دی گئی۔

111

ساکن مجبور نگر روز لائن کالونی رام باغ حال کنہ بامہ نوگام سرینگر کے بطور ہوئی ہے۔ اسے موقع پر گرفتار کیا گیا۔ اور واردات میں استعمال ہونے والی گاڑی بھی ضبط کرلی گئی ہے۔ اسی مناسبت سے پی ایس بڈگام میں قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت ایک مقدمہ درج کیا گیا اور مزید تفتیش شروع کردی گئی۔

112

ل کر ملک کو تباہ کرچکے ہیں۔ بجٹ سے میری توقع یہ تھی کہ اس سے اس چکرویہ کی طاقت کمزور ہوجائے گی۔ اور یہ بجٹ اس ملک کے کسانوں، نوجوانوں، مزدوروں، چھوٹے کاروباروں کی مدد کرے گا۔ تاہم اس بجٹ کا واحد مقصد اجارہ داری کے کاروبار کے اس فریم ورک، سیاسی اجارہ داری کے فریم ورک اور آخر میں ایجنسیوں کی اجارہ داری کو مضبوط کرنا ہے۔ اس چکرویہ نے پہلا کام جو کیا، وہ یہ تھا کہ اس نے چھوٹے کاروباروں پر حملہ کیا جو ہمارے کروڑوں نوجوانوں کو روزگار دیتے تھے۔

از دفتر نائب تحصیلدار زونی مر تحصیل عیدگاہ سرینگر
عنوان: درخواست منجانب حکیم غضنفر علی ولد مرحوم حکیم غلام رسول ساکنہ سدہ مل نوشہرہ بغرض اجرائی لیگل ہیئر سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواستکنندہ حکیم غضنفر علی ولد مرحوم حکیم غلام رسول ساکنہ سدہ مل نوشہرہ بغرض اجرائی لیگل ہیئر سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔ معاملہ زیر بحث کے نسبت پٹواری حلقہ سے رپورٹ طلب کی گئی ہے جس کے نسبت سائل کا والد حکیم غلام رسول ولد حکیم محمدی مورخہ 28/05/2024 کو فوت ہوچکا ہے۔ مطابق رپورٹ پٹواری متوفیہ کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	ماہوار آمدنی
غضنفر علی	۵۵	پسر	سرکاری ملازم	LPC
ذوالفقار علی	۵۲	--	بیوپاری	7000
حکیم منیر	۴۸	پسر	سرکاری ملازم	LPC
نصرت	۵۸	دختر	شادی شدہ	
مسرت	۴۸	---	....	

اس طور پر متوفیہ کا کنبہ 5 افراد پر مشتمل ہیں۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار زونی مر

از نیابت کچواری
مضمون: چٹھی آمدہ از دفتر بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر خانصاحب زیر نمبری BDO/KSB/132-33 مورخہ 03/07/2024 نسبت اجرائی فوتیدگی سرٹیفکیٹ
درسلسلہ وفات نذیر احمد لون ولد محمد عبداللہ لون ساکنہ موضع کچواری (درگنڈ) تحصیل خانصاحب

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت رپورٹ چوکیدار علاقہ ودیگر فیلڈ عملہ سے عیاں ہے کہ سائل فیاض احمد ولد محمد عبداللہ لون موضع کچواری کا باشندہ ہے۔ سائل کا برادر خورد نذیر احمد لون ولد محمد عبداللہ لون مورخہ 06/06/2002 کو فوت ہوچکا ہے جسکی تصدیق چوکیدار علاقہ ونمبردار دہ سے بھی ہوئی ہے۔ اسکے علاوہ وارثان کا بیان بھی قلمبند کیا گیا جو کہ شامل مشل ہے۔ معاملہ زیر بحث کے نسبت سائل نے ایک بیان حلفی اجرا کردہ پیش موبائل مجسٹریٹ بڈگام بھی بطور ثبوت شامل مشل رکھا ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کچواری

از نیابت کچواری
مضمون: چٹھی آمدہ از دفتر بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر خانصاحب زیر نمبری BDO/KSB/132-33 مورخہ 03/07/2024 نسبت اجرائی فوتیدگی سرٹیفکیٹ درسلسلہ وفات نذیر احمد لون ولد محمد عبداللہ لون ساکنہ موضع کچواری (درگنڈ) تحصیل خانصاحب

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت رپورٹ چوکیدار علاقہ ودیگر فیلڈ عملہ سے عیاں ہے کہ سائل فیاض احمد ولد محمد عبداللہ لون موضع کچواری کا باشندہ ہے۔ فیاض احمد لون کا والد محمد عبداللہ لون ولد غلام محمد لون مورخہ 06/11/2014 کو اپنے ہی گھر موضع کچواری (درگنڈ) میں فوت ہوچکا ہے۔ جسکی تصدیق چوکیدار علاقہ ونمبردار دہ سے بھی ہوئی ہے۔ اسکے علاوہ وارثان کا بیان بھی قلمبند کیا گیا جو کہ شامل مشل ہے۔ معاملہ زیر بحث کے نسبت سائل نے ایک بیان حلفی اجرا کردہ پیش موبائل مجسٹریٹ بڈگام بھی بطور ثبوت شامل مشل رکھا ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کچواری

از نیابت کچواری
مضمون: چٹھی آمدہ از دفتر بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر خانصاحب زیر نمبری MC/KSB/D and B/2024/615 مورخہ 25/07/2024 نسبت اجرائی پیدائشی سرٹیفکیٹ بحق طیبہ منظور دختر منظور احمد لون ساکنہ وترڈ وال مل تحصیل خانصاحب

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت رپورٹ چوکیدار علاقہ ودیگر فیلڈ عملہ سے عیاں ہے کہ طیبہ منظور دختر منظور احمد لون ساکنہ موضع وترڈ وال مل مورخہ 10/12/2022 کو پیدا ہوئی ہے جسکی نسبت پیدائشی سرٹیفکیٹ اجرا کردہ بلاک میڈیکل آفیسر خانصاحب کے علاوہ بیان حلفی بھی شامل مشل ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کچواری

از نیابت کچواری
مضمون: چٹھی آمدہ از دفتر بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر خانصاحب زیر نمبری BDO/KSB/172 مورخہ 26/07/2024 نسبت اجرائی پیدائشی سرٹیفکیٹ بحق آفان احمد خان ولد سجاد احمد خان ساکنہ موضع کچواری تحصیل خانصاحب

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت رپورٹ چوکیدار علاقہ ونمبردار دہ کے علاوہ دیگر فیلڈ عملہ سے عیاں ہے کہ سائل آفان احمد خان ولد سجاد احمد خان ساکنہ موضع کچواری مورخہ 19/04/2021 کو گھر پر ہی پیدا ہوا ہے۔ سائل نے اس ضمن میں ایک بیان حلفی بھی شامل مشل رکھا ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کچواری

از نیابت کچواری
مضمون: چٹھی آمدہ از دفتر بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر خانصاحب زیر نمبری BDO/KSB/171 مورخہ 26/07/2024 نسبت اجرائی پیدائشی سرٹیفکیٹ بحق شمیمہ نذیر دختر نذیر احمد بجران ساکنہ موضع کچواری تحصیل خانصاحب

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت رپورٹ چوکیدار علاقہ ونمبردار دہ کے علاوہ دیگر فیلڈ عملہ سے عیاں ہے کہ شمیمہ نذیر دختر نذیر احمد بجران ساکنہ موضع کچواری مورخہ 15/02/2003 کو گھر پر ہی پیدا ہوئی ہے جسکی نسبت گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول درگنڈ DOB سرٹیفکیٹ شامل حذا ہے۔ اسکے علاوہ سائلہ نے بیان حلفی بھی بطور شامل مشل رکھا ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کچواری

از دفتر نائب تحصیلدار جڈی بل سرینگر
عنوان: درخواست از جانب عصمت زوجہ محمد حنیف بٹ ساکنہ نور باغ باغوان پورہ نسبت اجرائی EWS Certificate(s) بذمرہ معاشی طور کمزور طبقہ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ وہ معاشی طور کمزور طبقہ سے تعلق رکھتا ہے اور اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے بچے، بچوں کے حق میں EWS Certificate(s) اجرا فرمائی جائے۔ پٹواری حلقہ سے رپورٹ طلب کی گئی جس کے مطابق سائل کو کل رقبہ تعدادی زمین 1 مرلہ 93 مربع فٹ اور رہائشی 15x19 مربع فٹ ہے۔ بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ سائل کا کنبہ بذیل درج ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	آمدنی
محمد حنیف بٹ	۴۰	شوہر	دکاندار	8000
عصمت	۳۵	سائلہ	گھریلو کام	
لیانہ	۵	بیٹی	طالب علم	
محمد بریر	کمسن	بیٹا		

قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار جڈی بل

भारतीय handicrafts हस्तशिल्प continuing tradition
DEVELOPMENT COMMISSIONER (HANDICRAFTS)
Ministry of Textiles, Government of India
SABZAR SOCIAL WELFARE SOCIETY ARCHANDERHAMA
Organizes Gandhi Shlip Bazar (State)
Venue at Sangermal Shopping Complex
(General Category)
Ek desh,kay pardesh aur uss se bhi zyada qasab, sab milay ge ek sath ek he jagah per. ek naayab numayish kay liya.
Office of the Development Commissioner (Handicrafts) Ministry of Textiles Govt of India lay kay aya hi Gandhi Shlip Bazar (State) at Sangermal City Centre Srinagar. 01 se 10 August kay beech jaha stalls lagayge munfarid Crafts kay jo aapko milaygah munasib quumato pe. Aap be aayay aur kaareegari ki iss azeem numayish ka hissa banay

اسلام میں تعلیمِ نسواں اور موجودہ مخلوط نظامِ تعلیم

از: مولوی نایاب حسن قاسمی
اسکالر شیخ الہند اکیڈمی دارالعلوم دیوبند

اسلام میں علم کی اہمیت

بلاشبہ علم شرافت وکرامت اور دارین کی سعادت سے بہرہ مند ہونے کا بہترین ذریعہ ہے، انسان کو دیگر بے شمار مخلوقات میں ممتاز کرنے کی کلید اور ربّ الارباب کی طرف سے عطا کردہ خلقی اور فطری برتری میں چار چاند لگانے کا اہم سبب ہے؛ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ مقصد تخلیق انسانی تک رسائی علم ہی کے ذریعے ممکن ہے، علم ہی کی یہ دولت انسانوں نے سنگلاخ وادیوں، چٹیل میدانوں اور زمینوں کو مرغ زاری عطا کی ہے، سمندروں اور زمینوں کی تہوں سے لاتعداد معدنیات کے بے انتہا ذخائر نکالے ہیں اور آسمان کی بلندیوں اور وسعتوں کو چیر کر تحقیق واکتشاف کے نت نئے پرچم لہرائے ہیں؛ بلکہ مختصر تعبیر میں کہا جاسکتا ہے کہ دنیا میں رونما ہونے والے تمام محیر العقول کارنامے علم ہی کے بے پایاں احسان ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اپنے ظہور کے اول دن سے ہی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر "اقرأ" کے خدائی حکم کے القاء کے ذریعہ جہالت کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں میں علم کی عظمت واہمیت کو جاگزیں کیا اور "قرآن مقدس" میں بار بار عالم وجاہل کے درمیان فرق کے بیان اور جگہ جگہ حصول علم کی ترغیب کے ذریعے اس کی قدر ومنزلت کو بڑھایا؛ چنانچہ قرآن کریم میں علم کا ذکر اسّی بار اور علم سے مشتق شدہ الفاظ کا ذکر سیکڑوں دفعہ آیا ہے، اسی طرح عقل کی جگہ "الباب" (جمع لب) کا تذکرہ سولہ دفعہ اور "عقل" سے مشتق الفاظ اٹھارہ جگہ اور "فقہ" سے نکلنے والے الفاظ اکیس مرتبہ مذکور ہوئے ہیں، لفظ "حکمت" کا ذکر بیس دفعہ اور "برہان" کا تذکرہ سات دفعہ ہوا ہے، غور وفکر سے متعلق صیغے مثلاً: "دیکھو" "غور کرو" وغیرہ، یہ سب ان پر مستزاد ہیں۔

قرآن کریم کے بعد اسلام میں سب سے مستند، معتبر اور معتمد علیہ لٹریچر (Literature) احادیث نبویہ کا وہ عظیم الشان ذخیرہ ہے، جسے امت کے باکمال جیالوں نے اپنے اپنے عہد میں انتہائی دقت نظری، دیدہ ریزی اور جگر کاوی کے ساتھ اکٹھا کرنے کا ناقابل فراموش کارنامہ انجام دیا ہے، جب ہم اس عظیم الشان ذخیرے کا مطالعہ کرتے ہیں، تو ہمیں قدم قدم پر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم زبان مقدس علم کی فضیلت، حاملین علم فضیلت اور اس کے حصول کی تحریض وترغیب میں سرگرم نظر آتی ہے؛ چنانچہ تمام کتب حدیث میں علم سے متعلق احادیث کو علیحدہ ابواب میں بیان کیا گیا ہے۔

مشتے نمونہ از خروارے

چنانچہ امام بخاری کی صحیح میں ابواب وحی وایمان کے بعد "کتاب العلم" کے عنوان کے تحت ابواب میں حافظ الدنیا ابن حجر عسقلانی کے بہ قول چھیاسی مرفوع حدیثیں (مکررات کو وضع کرکے) اور بائیس آثار صحابہ وتابعین ہیں، اسی طرح صحاح ستہ کی دیگر کتب اور "موطا مالک" میں بھی علم کا علیحدہ اور مستقل باب ہے "مسند امام احمد بن حنبل" کی ترتیب سے متعلق کتاب "الفتح الربانی" میں علم سے متعلق اکاسی احادیث ہیں، حافظ نورالدین ہیثمی کی "مجمع الزوائد" میں علم کے موضوع پر احادیث بیاسی صفحات میں پھیلی ہوئی ہیں، "مستدرک حاکم" میں علم سے متعلق حدیثیں چوالیس صفحات میں ہیں، مشہور ناقد حدیث اور جلیل القدر محدث حافظ منذری کی "الترغیب والترہیب" میں علم سے متعلق چودہ احادیث ہیں اور علامہ محمد بن سلیمان کی "جمع الفوائد" میں صرف علم کے حوالے سے ایک سو چون حدیثیں بیان کی گئی ہیں۔

اسلام میں خواتین کی تعلیم کی اہمیت

یہ بھی حقیقت ہے کہ کسی بھی قوم کو مجموعی طور پر دین سے روشناس کرانے، تہذیب وثقافت سے بہرہ ور کرنے اور خصائل فاضلہ وشمائل جمیلہ سے مزین کرنے میں اس قوم کی خواتین کا اہم؛ بلکہ مرکزی اور اساسی کردار ہوتا ہے اور قوم کے نونہالوں کی صحیح اٹھان اور صالح نشوونما میں ان کی ماؤں کا اہم رول ہوتا ہے؛ اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ ماں کی گود بچے کا اولین مدرسہ ہے؛ اس لیے شروع ہی سے اسلام نے جس طرح مردوں کے لیے تعلیم کی تمام تر راہیں وا رکھی ہیں ان کو ہر قسم کے مفید علم کے حصول کی نہ صرف آزادی دی ہے؛ بلکہ اس پر ان کی حوصلہ افزائی بھی کی ہے، جس کے نتیجے میں قرن اول سے لے کر آج تک ایک سے بڑھ کر ایک کج کلاہ علم وفن اور تاجور فکر وتحقیق پیدا ہوتے رہے اور زمانہ ان کے علوم بے پناہ کی ضیا پاشیوں سے مستنیر ومستفیض ہوتا رہا، بالکل اسی طرح اس دین حنیف نے خواتین کو بھی تمدنی، معاشرتی اور ملکی حقوق کے بہ تمام وکمال عطا کرنے کے ساتھ ساتھ تعلیمی حقوق بھی اس کی صنف کا لحاظ کرتے ہوئے مکمل طور پر دیے؛ چنانچہ ہر دور میں مردوں کے شانہ بہ شانہ دختران اسلام میں ایسی باکمال خواتین بھی جنم لیتی رہیں، جنھوں نے اطاعت گزار بیٹی، وفا شعار بیوی اور سراپا شفقت بہن کا کردار نبھانے کے ساتھ ساتھ دنیا میں اپنے علم وفضل کا ڈنکا بجایا اور ان کے دم سے تحقیق وتدقیق کے لاتعداد خرمن آباد ہوئے۔

خواتین کی تعلیم سے متعلق روایات

(۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "ثلاثۃ لھم أجران: رجل من أھل الکتاب آمن بنبیہ، وآمن بمحمد، والعبد المملوک اذا أدّی حق اللّٰہ، وحق موالیہ، ورجل لہ أمۃ، فأدّبھا فأحسن تأدیبھا، وعلمھا، فأحسن تعلیمھا، ثم أعتقھا، فتزوجھا، فلہ أجران" (۱) اس حدیث کے آخری جزء کی شرح میں ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ: "یہ حکم صرف باندی کے لیے نہیں؛ بلکہ اپنی اولاد اور عام لڑکیوں کے لیے بھی یہی حکم ہے۔" (۲)

(۲) ایک صحابیہ حضرت شفاء بنت عدویہ تعلیم یافتہ خاتون تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ: "تم نے جس طرح حفصہ کو "نملہ" (پھوڑے) کا رقیہ سکھایا ہے، اسی طرح لکھنا بھی سکھادو۔" (۳)

(۳) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی عورتوں کی تعلیم کا اہتمام فرماتے تھے اور ان کی خواہش پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باضابطہ ان کے لیے ایک دن مقرر کردیا تھا، حضرت ابوسعید خدری کی روایت ہے: "قالت النساء للنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم: غلبنا علیک الرجال، فاجعل لنا یوما من نفسک، فوعدھن یوما لقیھن فیہ، فوعظھن، وأمرھن" (۴)۔

(۴) حضرت اسماء بنت یزید بن السکن انصاریہ بڑی متدین اور سمجھدار خاتون تھیں، انھیں ایک دفعہ عورتوں نے اپنی طرف سے ترجمان بناکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں کہ: "اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرد وعورت ہر دو کی رہ نمائی کے لیے مبعوث فرمایا ہے؛ چنانچہ ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی، مگر ہم عورتیں پردہ نشیں ہیں، گھروں میں رہنا ہوتا ہے، ہم حتی الوسع اپنے مردوں کی ہر خواہش پوری کرتی ہیں، ان کی اولاد کی پرورش وپرداخت ہمارے ذمے ہوتی ہے، ادھر مرد مسجدوں میں باجماعت نماز ادا کرتے ہیں، جہاد میں شریک ہوتے ہیں، جس کی بنا پر انھیں بہت زیادہ ثواب حاصل ہوتا ہے؛ لیکن ہم عورتیں ان کے زمانہ غیبوبت میں ان کے اموال واولاد کی حفاظت کرتی ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ان صورتوں میں ہم بھی اجر وثواب میں مردوں کی ہمسر ہوسکتی ہیں؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماء کی بصیرت افروز تقریر سن کر صحابہ کی طرف رخ کیا اور ان سے پوچھا: "اسماء سے پہلے تم نے دین کے متعلق کسی عورت سے اتنا عمدہ سوال سنا ہے؟" صحابہ نے نفی میں جواب دیا، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماء سے فرمایا کہ: "جاؤ اور ان عورتوں سے کہہ دو کہ: "ان حسن تبعّل احداکن لزوجھا، وطلبھا لمرضاتہ واتباعھا لموافقتہ یعدل کل ماذکرت للرجال"۔ (۵)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ عظیم خوش خبری سن کر حضرت اسماء کا دل بلیوں اچھلنے لگا اور تکبیر وتہلیل کہتی ہوئی واپس ہوگئیں اور دیگر عورتوں کو بھی جا کر سنایا۔

تاریخ اسلامی کی ان چند جھلکیوں سے بہ خوبی معلوم ہوجاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتوں کے اندر حصول علم کے تئیں کس قدر شوق اور جذبہ بے پایاں پایا جاتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے شوق طلب اور ذوق جستجو کی قدر کرتے ہوئے، ان کی تعلیم وتربیت کا کتنا اہتمام فرماتے تھے۔

تعلیم وتربیت کے عمومی ماحول کا اثر

تعلیم وتربیت کے اسی عمومی ماحول کا اثر ہے کہ جماعت صحابیات میں بلند پایہ اہل علم خواتین کے ذکر جمیل سے آج تاریخ اسلام کا ورق ورق درخشاں وتاباں ہے؛ چنانچہ یہ امر محقق ہے کہ امہات المومنین میں حضرت عائشہ وحضرت ام سلمہ فقہ وحدیث وتفسیر میں رتبہ بلند رکھنے کے ساتھ ساتھ تحقیق وروایت کے میدان کی بھی شہ سوار تھیں، حضرت ام سلمہ کی صاحبزادی زینب بنت ابوسلمہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پروردہ تھیں، ان کے بارے میں تاریخ کا بیان ہے کہ:

"کانت أفقہ نساء أھل زمانھا" (۶)

حضرت ام الدرداء الکبری اعلی درجے کی فقیہ اور عالمہ صحابیہ تھیں۔ (۷)

حضرت سمرہ بنت نہیک اسدیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ: "وہ زبردست عالمہ تھیں، عمر دراز پائیں، بازاروں میں جاکر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کرتی تھیں اور لوگوں کو ان کی بے راہ روی پر کوڑوں سے مارتی تھیں۔" (۸)

پھر یہ زریں سلسلہ دور صحابیات تک ہی محدود نہیں رہا؛ بلکہ تابعیات اور بعد کی خواتین کے زمانوں میں بھی ہمیں اس طبقے میں بڑی بڑی عالمہ، زاہدہ اور امت کی محسنہ وباکمال خواتین ملتی ہیں؛ چنانچہ مشہور تابعی، حدیث اور فن تعبیر الرؤیا کے مستند امام حضرت محمد بن سیرین کی بہن حفصہ نے صرف بارہ سال کی عمر میں قرآن کریم کو معنی ومفہوم کے ساتھ حفظ کرلیا تھا (۹) یہ فن تجوید وقراءت میں مقام امامت کو پہنچی ہوئی تھیں؛ چنانچہ حضرت ابن سیرین کو جب تجوید کے کسی مسئلے میں شبہ ہوتا، تو شاگردوں کو اپنی بہن سے رجوع کرنے کا مشورہ دیتے۔ (۱۰)

نفیسہ جو حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب کی صاحبزادی اور حضرت اسحاق بن جعفری اہلیہ تھیں، انھیں تفسیر وحدیث کے علاوہ دیگر علوم میں بھی درک حاصل تھا، ان کے علم سے خواتین کے ساتھ ساتھ مردوں کی بھی معتد بہ تعداد نے سیرابی حاصل کی، ان کا لقب "نفیسۃ العلم والمعرفۃ" پڑ گیا تھا، حضرت امام شافعی جیسے رفیع القدر اہل علم دینی مسائل پر ان سے تبادلہ خیال کرتے تھے۔ (۱۱)

اف! یہ اہلِ کلیسا کا نظامِ تعلیم

مذکورہ حقائق سے یہ بات تو الم نشرح ہوجاتی ہے کہ اسلام جس طرح صنف لطیف کو دیگر حقوق بخشنے میں بالکل عادلانہ؛ بلکہ

فیاضانہ مزاج رکھتا ہے، ویسے ہی اس کے تعلیمی حقوق کو نہ صرف تسلیم کرتا ہے؛ بلکہ عملی سطح پر انھیں عطا کرنے کا بھی حد سے زیادہ اہتمام کرتا ہے۔

لیکن جہاں تک بات ہے خواتین کے موجودہ نظام تعلیم کی جسے (co-education سے یاد کیا جاتا ہے، جو مغرب سے درآمد (Import کردہ ہے اور جو دراصل مغرب کی فکر گستاخ کا عکاس، خاتون مشرق کو لیلائے مغرب کی طرح ہوس پیشہ نگاہوں کی لذت اندوزی کا سامان بنانے کی ہمہ گیر اور گھناؤنی سازش اور اس کی چادر عصمت وعفت کو تار تار کرنے کی شیطانی چال ہے، اس کی مذہب اسلام تو کبھی بھی حوصلہ افزائی نہیں کرسکتا، نیز عقل دانا بھی اس سے پناہ مانگتی ہوئی نظر آتی ہے۔

مخلوط تعلیم کے حوالے سے دو پہلو نہایت ہی توجہ اور انتہائی سنجیدگی سے غور کرنے کی دعوت دیتے ہیں:

۱- یہ کہ لڑکوں اور لڑکیوں کا نصاب تعلیم ایک ہونا چاہیے یا جداگانہ؟

۲- لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم ایک ساتھ ہونی چاہیے یا الگ الگ؟ جہاں تک نصاب تعلیم کی بات ہے، تو گرچہ کچھ امور ایسے ہیں، جو دونوں کے مابین مشترک ہیں اور ان کا نصاب لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے یکساں رکھا جاسکتا ہے مثلاً: زبان وادب، تاریخ، معلومات عامہ (General knowledge) جغرافیہ، ریاضی، جنرل سائنس اور سماجی علوم (Socialscience) وغیرہ؛ لیکن کچھ مضامین ایسے ہیں جن میں لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان فرق کرنا ہوگا، مثلاً: انجینئرنگ کے بہت سے شعبے، عسکری تعلیم، اور ٹیکنکل تعلیم؛ کیوں کہ ان کی لڑکیوں کو قطعاً ضرورت نہیں؛ البتہ میڈیکل تعلیم کا اچھا خاصا حصہ خواتین سے متعلق ہے؛ اس لیے "امراض نسواں" زمانے سے طب کا مستقل موضوع رہا ہے، یہ لڑکیوں کے لیے نہایت ضروری ہے، اسی طرح لڑکیوں کی تعلیم میں امور خانہ داری کی تربیت بھی شامل ہونی چاہیے، کہ یہ ان کی معاشرتی زندگی میں انتہائی اہمیت رکھتے ہیں، سلائی، کڑھائی، پکوان کے مختلف اصول اور بچوں کی پرورش کے طریقے بھی ان کے نصاب تعلیم کا حصہ ہونے چاہئیں، ان سے نہ صرف لڑکیاں گھریلو زندگی میں بہتر طور پر متوقع رول ادا کرسکتی ہیں؛ بلکہ ازدواجی زندگی کی خوش گواری، اہل خاندان کی ہر دل عزیزی اور مشکل اور غیر متوقع صورت حال میں اپنی کفالت کے لیے یہ آج بھی بہترین وسائل ہیں، ساتھ ہی لڑکیوں کے لیے ان کے حسب حال آداب معاشرت کی تعلیم بھی ضروری ہے؛ کیوں کہ ایک لڑکی اگر بہترین ماں اور فرماں بردار بیوی نہ بن سکے تو سماج کو اس سے کوئی فائدہ نہیں؛ یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جیسا کہ ذکر ہوا) عورتوں کی تذکیر کے لیے علیحدہ دن مقرر فرمادیا تھا، جس میں عورتیں جمع ہوتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں ان کے حسب حال نصیحت فرماتے؛ چنانچہ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "خواتین کی دل بہلائی کا بہترین مشغلہ سوت کاتنا ہے۔" (۱۲) کیوں کہ سوت کاتنا اس زمانے میں ایک گھریلو صنعت تھی؛ بلکہ آج سے نصف صدی پیشتر تک بھی بہت سے گھرانوں کا گزران معیشت اسی پر تھا۔

غور کیجیے کہ جب قدرت نے مردوں اور عورتوں میں تخلیقی اعتبار سے فرق رکھا ہے، اعضاء کی ساخت میں فرق، رنگ وروپ میں فرق، قوائے جسمانی میں فرق، مزاج ومذاق، حتی کہ دونوں کی پسند اور ناپسند میں بھی تفاوت ہے، پھر اسی طرح افزائش نسل اور اولاد کی تربیت میں بھی دونوں کے کردار مختلف ہیں، تو یہ کیوں کر ممکن ہوسکتا ہے کہ معاشرے میں دونوں کے فرائض اور ذمہ داریاں بھی الگ الگ نہ ہوں؟ اور جب دونوں کی ذمہ داریاں علیحدہ ٹھہریں، تو ضروری ہے کہ اسی نسبت سے دونوں کے تعلیمی وتربیتی مضامین بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوں، اگر تعلیمی نصاب میں دونوں کے فطری اختلاف کو ملحوظ نہ رکھا جائے اور تعلیم کے تمام شعبوں میں دونوں صنفوں کو ایک ہی قسم کے مضامین پڑھائے جائیں، تو جہاں یہ طریقہ تعلیم انسانی معاشرے پر منفی اثر ڈالے گا، وہیں خود عورت کے عورت پن کے رخصت ہونے کا بھی انتہائی منحوس سبب ہوگا؛ لہٰذا صنف نازک کی فطری نزاکت کے لیے یہی زیب دیتا ہے کہ وہ وہی علوم حاصل کرے، جو اسے زمرۂ نسواں ہی میں رکھے اور اس کے فطری تشخص کی محافظت کرے، نہ کہ وہ ایسے علوم کی دل دادہ ہوجائے، جو اسے زن سے نازن بنادے۔

قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے: "ولا تتمنوا ما فضل اللّٰہ بہ بعضکم علی بعض، للرجال نصیب مما اکتسبوا وللنساء نصیب مما اکتسبن، واسئلوا اللّٰہ من فضلہ ان اللّٰہ کان بکل شیٔ علیما" (۱۳) (اللہ تعالی نے تم میں سے ایک دوسرے کو جو فطری برتری عطا فرمائی ہے، اس کی تمنا مت کرو! مردوں جس کے لیے ان کے اعمال میں حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کے اعمال میں اور اللہ تعالی سے اس کا فضل وکرم مانگتے رہو، بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے)

یہ آیت دراصل معاشرتی زندگی کے آب زر سے لکھنے کے قابل ہے، اس میں یہ حقیقت سمجھائی گئی ہے کہ اللہ نے انسانی سماج کو اختلاف اور رنگا رنگی پر پیدا کیا ہے، کسی بات میں مردوں کو فوقیت حاصل ہے، تو کسی معاملے میں وہ عورتوں کے تعاون کا دست نگر ہے، قدرت نے جو کام جس کے سپرد کیا ہے، اس کے لیے وہی بہتر اور اسی کو بجالانا اس کی خوش بختی ہے؛ کیوں کہ خالق سے بڑھ کر کوئی اور مخلوق کی ضرورت اور فطرت وصلاحیت سے واقف نہیں ہوسکتا، یہ مغربی ہوس کاروں کی خود غرضی اور دنائت ہے کہ انھوں نے عورتوں سے "حق مادری" بھی وصول کیا اور "فرائض پدری" کے ادا کرنے پر بھی ان بے چاریوں کو مجبور کیا، پھر جب انھوں نے اپنی ذمہ داری کا بوجھ عورتوں پر لادنے کی ٹھان لی، تو ایسا نظام تعلیم وضع کیا، جس میں عورتوں کو مرد بنانے کی پوری صلاحیت موجود ہو، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب ارشاد فرمایا کہ: "تین افراد ایسے ہیں، جو کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے" اور ان تینوں میں سے ایک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "الرجلۃ من النساء" (۱۴) یعنی عورتوں میں سے مرد، دریافت کیا گیا: "عورتوں میں سے مرد سے کون لوگ مراد ہیں؟" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ عورتیں، جو مردوں کی مماثلت اختیار کریں" جیسا کہ بخاری کی روایت ہے: "والمتشبھات من النساء بالرجال" (۱۵) علماء نے ایسی عورتوں کو جو مردوں والی تعلیم وتربیت اختیار کرتی ہیں اور پھر عملی زندگی میں مردوں کی ہم صف ہونا چاہتی ہیں، اسی وعید کا مصداق قرار دیا ہے۔

فرنگی نظام تعلیم پر اقبال اور اکبر کی تشویش

بیسویں صدی کے عظیم مفکر وفلسفی، سوز دروں سے سرشار، اسرار خودی ورموز بے خودی کو واشگاف کرنے والے اور تاحیات حجازی لے میں نغمۂ ہندی گنگنانے والے شاعر اسلام، جو خود عصری تعلیم گاہ کے پرداختہ تھے اور مغربی نظام تعلیم کا انتہائی قریب سے اور عمیق مطالعہ کیا تھا، انھیں عورتوں کے حوالے سے مغرب کے پرفریب نعروں پر، جن کی صدائے بازگشت اسی وقت مشرق میں بھی سنی جانے لگی تھی، کافی بے چینی اور اضطراب تھا، ان کی نظر میں ان نعروں کا اصل مقصد یہ تھا کہ مشرقی خاتون کو بھی یورپی عورتوں کی طرح بے حیائی وعصمت باختگی پر مجبور کردیا جائے اور مسلم قوم بھی مجموعی طور پر عیش کوشی وعریانیت کی بھینٹ چڑھ جائے اور مسلمانوں کی روایتی خصوصیات شجاعت ومردانگی، حمیت وایثار، مروت اور خدا ترسی، مدہوشی کی حالت میں دم توڑ جائیں؛ تاکہ وہ یورپ کی غلامی کے شکنجے سے کبھی بھی رہائی نہ پاسکیں؛ اس لیے انھوں نے اپنی مثنوی "اسرار و رموز" "جاوید نامہ" "ارمغان حجاز" اور "ضرب کلیم" میں متعدد مقامات پر مخلوط سوسائٹی اور مخلوط طریقۂ تعلیم کے تئیں انتہائی نفرت وبیزاری کا اظہار کیا ہے؛ چنانچہ "ضرب کلیم" میں کہتے ہیں:

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
کہتے ہیں اسی علم کو ارباب نظر موت
بیگانہ رہے دیں سے اگر مدرسۂ زن
ہے عشق ومحبت کے لیے علم وہنر موت

اور تہذیب مغرب نے جس طرح عورت کو اس کے گھر سے زبردستی اٹھاکر بچوں سے دور کارگاہوں اور دفتروں میں لا بٹھایا ہے، اس پر "خردمندان مغرب" کو اقبال یوں شرمندہ کرتے ہیں۔

کوئی پوچھے حکیم یورپ سے
ہند ویونان ہیں جس کے حلقہ بگوش
کیا یہی ہے معاشرت کا کمال
مرد بے کار وزن تہی آغوش

مغربی تعلیم نسواں کے حامی مشرق کے مستغربین کی روش پر اقبال اپنے کرب وبے چینی کا اظہار یوں کرتے ہیں: "معاشرتی اصلاح کے نوجوان مبلغ یہ سمجھتے ہیں کہ مغربی تعلیم کے چند جرعے مسلم خواتین کے تن مردہ میں نئی جان ڈال دیں گے اور اپنی ردائے کہنہ کو پارہ پارہ کردیں گی، شاید یہ بات درست ہو؛ لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اپنے آپ کو برہنہ پاکر انھیں ایک مرتبہ پھر اپنا جسم ان نوجوان مبلغین کی نگاہوں سے چھپانا پڑے گا۔" (۱۶)

بہ قول فقیر سید وحیدالدین: "اقبال زن ومرد کی ترقی، نشوونما اور تعلیم وتربیت کے لیے جداگانہ میدان عمل کے قائل تھے، کہ اللہ نے جسمانی طور پر بھی دونوں کو مختلف بنایا ہے اور فرائض کے اعتبار سے بھی؛ چنانچہ موصوف محترم عورتوں کے لیے ان کی طبعی ضروریات کے مطابق الگ نظام تعلیم اور الگ نصاب چاہتے ہیں۔" (۱۷)

"شذرات" میں لکھتے ہیں: "تعلیم بھی دیگر امور کی طرح قومی ضرورت کے تابع ہوتی ہے، ہمارے مقاصد کے پیش نظر مسلمان بچیوں کے لیے مذہبی تعلیم بالکل کافی ہے، ایسے تمام مضامین، جن میں عورت کو نسوانیت اور دین سے محروم کردینے کا میلان پایا جائے، احتیاط کے ساتھ تعلیم نسواں سے خارج کردیے جائیں۔" (۱۸)

اسی سلسلہ میں "ملفوظات اقبال" میں ان کا یہ قول ہے: "مسلمانوں نے دنیا کو دکھانے کے لیے دنیوی تعلیم حاصل کرنا چاہی؛ لیکن نہ دنیا حاصل کرسکے اور نہ دین سنبھال سکے، یہی حال آج مسلم خواتین کا ہے، جو دنیوی تعلیم حاصل کرنے کے شوق میں دین بھی کھو رہی ہیں۔" (۱۹)

دراصل اقبال کے نزدیک امت مسلمہ کے لیے قابل تقلید نمونہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کا اسوہ ہے؛ چنانچہ اسی نسبت سے وہ خواتین کو تلقین کرتے ہیں کہ وہ حضرت فاطمہ الزہراء کی پیروی کریں اور اپنی آغوش میں ایسے نونہالوں کی پرورش کریں، جو بڑے ہوکر شبیر صفت ثابت ہوں، "رموز بے خودی" میں فرماتے ہیں:

مزرع تسلیم را حاصل بتول
مادراں را اسوۂ کامل بتول

اور ارمغان حجاز میں خواتین کو یوں نصیحت کرتے ہیں:

اگر پندے ز درویشے پذیری
ہزار امت بمیرد تو نہ میری
بتولے باش وپنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیری

(ایک درویش کی نصیحت کو آویزۂ گوش بنالو، تو ہزار قومیں ختم ہوسکتی ہیں؛ لیکن تم نہیں ختم ہوسکتیں، وہ نصیحت یہ ہے کہ بتول بن کر زمانے کی نگاہوں سے اوجھل (پردہ نشیں) ہوجاؤ؛ تاکہ تم اپنی آغوش میں ایک شبیر کو پال سکو)

دوسرے لسان العصر حضرت اکبر الہ آبادی ہیں، اقبال کی طرح وہ بھی عصری تعلیم سے باخبر ہیں اور انھیں کی طرح ان کی بھی ساری فکری توانائی اور شاعرانہ صلاحیت وقوت کی تان تہذیب فرنگ کو للکارنے اور اس کی زیاں کاریوں سے خبردار کرنے پر ہی ٹوٹتی ہے، ان کی شاعری پوری تحریک مغربیت کے خلاف ردعمل ہے، ان کی شاعری بھی اقبال کی طرح اول سے لے کر آخر تک اسی مادیت فرنگی کا جواب ہے اور ان کی ترکش کا ایک ایک تیر اسی نشانے پر لگتا ہے، بس دونوں میں فرق یہ ہے کہ اقبال راہ راست تیشہ سنبھال کر تہذیب نو کو بیخ وبُن سے اکھاڑ پھینکنے کے درپے نظر آتے ہیں، جبکہ حضرت اکبر طنز کی پھلجھڑیوں کو واسطہ بناکر مغرب کے مسموم افکار وخیالات پر پھبتیاں کستے ہیں۔

مغربی نظام تعلیم بھی حضرت اکبر کا خاص موضوع تھا اور اس کی طرف خواتین کے روز افزوں بڑھتے ہوئے رجحانات سے بھی وہ بہت ملول اور کبیدہ خاطر تھے؛ چنانچہ ایک جگہ مغرب کی طرف سے اٹھنے والی تعلیم نسواں کی تحریک اور بے پردگی کو لازم وملزوم بتاتے ہوئے فرماتے ہیں:

پنجاب کے بغیر انڈیا کی اولمپکس تاریخ ادھوری ہی رہے گی

پنجاب انڈیا کی ایک ایسی ریاست ہے جو آزادی سے پہلے بھی اپنے کھلاڑیوں کی شاندار کارکردگی کے لیے مشہور تھی۔ تقسیم ہند کے سانحے اور انتہا پسندی کا دور دیکھنے کے بعد یہ ریاست منشیات اور نوجوانوں کی نقل مکانی کے باوجود کھیلوں میں سب سے آگے ہے۔ اگرچہ پنجاب ایک ایسی ریاست ہے جہاں زیادہ تر افراد کا روزگار زراعت سے جڑا ہے لیکن اولمپکس میں میڈل جیتنے والوں کی فہرست میں بھی اس کا نام سنہری حروف میں درج ہے۔ اولمپکس میں انڈیا کی شرکت کا سفر 1900 سے شروع ہوا تھا۔ اس وقت نارمن پریچرڈ نے انفرادی سطح پر انڈیا کی نمائندگی کرتے ہوئے ایتھلیٹکس میں دو چاندی کے تمغے جیتے تھے۔ اس کے بعد وہ وقت آیا جب انڈیا اولمپکس میں اپنے کھلاڑیوں کا باضابطہ دستہ بھیجنے لگا۔ سنہ 2020 کے ٹوکیو اولمپکس میں انڈیا نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجموعی طور پر کل سات تمغے جیتے۔ انڈیا نے اب تک جتنے کھلاڑی اولمپکس میں بھیجے ہیں ان میں سے ایک تہائی کا تعلق پنجاب سے ہے۔ سنہ 1900 میں پیرس اولمپکس سے لے کر 2020 کے ٹوکیو اولمپکس تک، انڈیا نے کل 35 تمغے جیتے ہیں۔ ان میں انفرادی مقابلوں میں 23 جبکہ انڈین مردوں کی ہاکی ٹیم کے 12 تمغے شامل ہیں۔ اولمپکس میں انڈیا کے تمغے جیتنے والے کھلاڑیوں کی کل تعداد 233 ہے۔ ان میں سے انفرادی تمغہ جیتنے والوں کی تعداد 23 اور ٹیم کی سطح پر تمغہ جیتنے والوں کی تعداد 210 ہے۔ واضح رہے کہ اولمپکس میں تمغے جیتنے والوں میں سے 76 کا تعلق پنجاب سے ہے یعنی ہم کہہ سکتے ہیں کہ انڈیا کے ہر تیسرے میڈلسٹ کا تعلق پنجاب سے ہے۔ جہاں تک اولمپکس کے تمغوں کا تعلق ہے تو انڈیا کے کل 35 تمغوں میں سے 13 پنجاب کے کھلاڑیوں نے جیتے ہیں، جو کل تمغوں کا تقریباً 40 فیصد ہے۔ انفرادی مقابلوں میں انڈیا کا پہلا طلائی تمغہ بھی پنجاب کے حصے میں آیا جب شوٹر ابھینو بندرا نے سنہ 2008 کے بیجنگ اولمپکس میں طلائی تمغہ جیتا تھا۔ اسی طرح ہاکی میں انڈیا کے جیتنے والے تمام 12 تمغوں میں پنجاب کا بڑا حصہ رہا ہے۔ کرنل بلبیر سنگھ سنہ 1968 کے اولمپکس میں کانسی کا تمغہ جیتنے والی مردوں کی ہاکی ٹیم کا حصہ تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ 'انڈیا کے آزاد ہونے سے پہلے ہی پنجاب نے کھیلوں پر غلبہ حاصل کر رکھا تھا جو آج بھی برقرار ہے۔ ٹوکیو اولمپکس 2020

میں کانسی کا تمغہ جیتنے والی انڈین مردوں کی ہاکی ٹیم کے نصف سے زیادہ کھلاڑی پنجاب سے تھے۔' انھوں نے کہا کہ 'پنجاب نے نہ صرف ہاکی بلکہ ایتھلیٹکس اور شوٹنگ میں بھی عالمی معیار کے کھلاڑی پیدا کیے ہیں۔' سابق اولمپین کرنل بلبیر سنگھ کہتے ہیں: 'اولمپکس میں انڈین ہاکی کے ڈیبیو یعنی 1928 سے لے کر آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا جب ٹیم میں پنجاب کا کوئی کھلاڑی نہ رہا ہو۔' کرنل بلبیر سنگھ کو کھیلوں کے گرانقدر ارجن ایوارڈ سے اس وقت نوازا گیا جب وہ انڈین ملٹری اکیڈمی میں جنٹلمین کیڈٹ کے طور پر تربیت حاصل کر رہے تھے۔ وہ کہتے ہیں: 'پنجاب میں ہاکی کو مقبول بنانے میں فوج نے بڑا کردار ادا کیا ہے۔ سنسارپور کو ہاکی میں اولمپکس میڈل جیتنے والوں کے گاؤں کے طور پر جانا جاتا ہے، جو جالندھر چھاؤنی کے قریب ہونے کی وجہ سے ہاکی کا پاور ہاؤس بن گیا۔ پنجاب نے نہ صرف ہاکی میں بلکہ ایتھلیٹکس میں اور انڈیا کی تقریباً ہر اولمپکس ٹیم میں مستقل حصہ ڈالا ہے۔ سنہ 1960 کی دہائی سے لے کر آج تک پنجاب نے اولمپکس کے لیے شوٹنگ دستے میں مضبوط موجودگی برقرار رکھی ہے۔ اولمپکس میں شامل دیگر کھیلوں میں بھی پنجاب کے کھلاڑی کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اولمپک کھیلوں میں پنجاب کا سفر 1924 کے پیرس اولمپکس میں دلیپ سنگھ کی لمبی چھلانگ سے شروع ہوا اور پھر اس سفر میں محمد سلیم کا نام بھی شامل ہو گیا جو لان ٹینس کے کھلاڑی تھے۔ اولمپک کھیلوں میں پنجاب کا سفر 1924 کے پیرس اولمپکس میں دلیپ سنگھ کی لمبی چھلانگ سے شروع ہوا اور پھر اس سفر میں محمد سلیم کا نام بھی شامل ہو گیا جو لان ٹینس کے کھلاڑی تھے۔ چار سال بعد اگلا اولمپکس سنہ 1928 میں ایمسٹرڈیم میں منعقد ہوا، جس میں انڈیا نے مردوں کی ہاکی کی بدولت اپنا پہلا اولمپک گولڈ میڈل جیتا تھا۔ انڈیا کی 16 رکنی ٹیم میں غیر منقسم پنجاب سے تین کھلاڑی فیروز خان، کیہر سنگھ گل اور بروم ایرک پنیگر شامل تھے۔ فیروز اور کیہر سنگھ لاہور کالج کے ہاکی گریجویٹ تھے، جبکہ پنیگر نارتھ ویسٹرن ریلوے پنجاب کے ملازم تھے اور لاہور میں تعینات تھے۔ پنیگر کے پاس پہلے نائب کپتان کی ذمہ داری تھی لیکن جے پال سنگھ مونڈا کے جانے کے بعد انھیں ہاکی ٹیم کا کپتان بننے کا موقع بھی ملا۔ انڈین ہاکی کا آغاز کلکتہ (اب کولکتہ) سے ہوا تھا اور 19 ویں صدی کے اوائل میں اینگلو انڈین کھلاڑیوں کی شراکت کی وجہ سے اسے فروغ ملا۔

ہند۔ پاک ٹیمیں ایک اور فائنل کی سمت گامزن

کولمبو۔ کرکٹ کی پچ پر ہنگامہ پھر نظر آسکتا ہے اور یہ ہند۔ پاک مقابلہ پھر ہو سکتا ہے۔ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ٹیم انڈیا سری لنکا کے دورے پر ہے، تو یہ کب اور کہاں ہوگا؟ لہذا، اگر مساوات کو اسی انداز میں شمار کیا جائے تو ہندوستان اور پاکستان کے درمیان یہ ٹکراؤ سری لنکا میں جاری ویمنز ایشیا کپ کے فائنل میں دیکھا جا سکتا ہے۔ مطلب وہی جگہ جہاں اس وقت ہندوستانی کرکٹ مردوں کی ٹیم ہے۔ اگر ایشیا کپ کے فائنل میں ہندوستان اور پاکستان کی خواتین ٹیمیں ٹکراتی ہیں تو یہ 216 گھنٹوں میں ان کے درمیان دوسرا مقابلہ ہوگا۔ سری لنکا میں کھیلے جا رہے ویمنز ایشیا کپ میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان پہلا مقابلہ 19 جولائی کو ہوا۔ ٹورنمنٹ میں دونوں ٹیموں کا یہ پہلا میچ تھا۔ ویمنز ایشیا کپ میں ہندوستانی خاتون ٹیم نے پاکستان کو 7 وکٹوں سے شکست دے کر اپنے سفر کا آغاز کیا۔ گروپ مرحلے کے تمام میچز ختم ہونے کے بعد اب ہندوستان اور پاکستان نے ویمنز ایشیا کپ کے سیمی فائنل میں جگہ بنالی ہے۔ سیمی فائنل میچ 26 جولائی کو ہوگا۔ ہرمن پریت کور کی قیادت میں ہندوستانی ٹیم پہلا سیمی فائنل کھیلے گی۔

پاکستانی ویمنز کرکٹ ٹیم ایشیا کپ کے سیمی فائنل میں پہنچ گئی

ویب ڈیسک// ویمنز ایشیا کپ میں قومی ٹیم نے متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کو 10 وکٹوں سے شکست دے کر تاریخ رقم کر دی، اس جیت کے بعد قومی ویمنز ٹیم نے سیمی فائنل میں بھی رسائی حاصل کر لی۔ سری لنکا کے شہر دمبولا میں کھیلے گئے ویمنز ایشیا کپ کے میچ میں متحدہ عرب امارات نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ 20 اوورز میں 8 وکٹ کے نقصان پر 103 رنز بنائے جس کے جواب میں قومی ویمنز ٹیم مطلوبہ ہدف بغیر کسی نقصان کے 14.1 اوور میں حاصل کر لیا۔ پاکستان ویمنز کرکٹ ٹیم نے ٹی 20 ویمن ایشیا کپ کے اہم میچ میں یو اے ای کو 10 وکٹوں سے شکست دے ٹورنامنٹ میں 10 وکٹ سے میچ جیتنے والی پہلی ٹیم ہونے کا اعزاز بھی حاصل کر لیا۔ متحدہ عرب امارات کی جانب سے صرف 3 کھلاڑی ڈبل فیگر میں داخل ہو سکیں، تیرتھا سیتیش 40 رنز بنا کر نمایاں رہیں، کپتان ایشا اوزا نے 16 اور خوشی شرما نے 12 رنز بنائے۔ قومی ویمنز ٹیم کی جانب سے سعدیہ اقبال، طوبیٰ حسن اور نشرا سندھو نے 2، 2 وکٹیں حاصل کیں۔ ہدف کے تعاقب میں قومی ویمنز ٹیم کی جانب سے گل فیروزا نے 62 اور منیبہ علی نے 37 رنز کی ناقابل شکست اننگز کھیلی۔ گل فیروزا اور منیبہ علی ٹی 20 انٹرنیشنل میں دو سنچری شراکت کرنے والی پہلی پاکستانی جوڑی بن گئیں۔

بھارت کے خلاف ٹی 20 سیریز کیلئے چرتھ اسالنکا کو ملی سری لنکا کی کمان

کولمبو// سری لنکا نے منگل کو بھارت کے خلاف پانچیلے میں 27 جولائی سے شروع ہونے والی آئندہ ٹی 20 انٹرنیشنل سیریز کے لیے اپنی ٹیم کا اعلان کر دیا۔ امریکہ اور ویسٹ انڈیز میں ٹی 20 ورلڈ کپ میں ملک کی مایوس کن کارکردگی کے بعد 11 جولائی کو وینندو ہسرنگا کے کپتانی سے دستبردار ہونے کے بعد چرتھ اسالنکا کو کپتان مقرر کیا گیا ہے۔ بورڈ نے یہ نہیں بتایا کہ آیا وہ کوسل مینڈس کی زیر قیادت ون ڈے ٹیم میں کوئی تبدیلیاں کر رہا ہے، جبکہ وہ تجربے ڈی سلوا ٹیسٹ کپتان ہیں، ہندوستانی ٹیم کوسل مینڈس کی زیر قیادت ون ڈے ٹیم میں پہلے میچ سے قبل تبدیلیاں کی جائیں گی۔ تین میچوں کی ٹی 20 سیریز پیر کو پالے کیلے میں ختم ہوگی۔ تین ون ڈے میچوں کی سیریز 2 اگست سے کولمبو کے پریماداسا اسٹیڈیم میں کھیلی جائے گی۔ ہسرنگا کی غیر موجودگی میں، جو معطلی کا شکار ہیں، اسالنکا نے اس سال کے شروع میں بنگلہ دیش کے دورے پر دو ٹی 20 میچوں میں سری لنکا کی کپتانی کی۔ سری لنکا کے سابق انڈر 19 کپتان نے اس سیزن میں جافنا کنگز کو ایل پی ایل ٹائٹل بھی جیتا تھا۔ دنیش چندیمل کی ٹیم میں واپسی ہوئی ہے، جب کہ 16 رکنی اسکواڈ میں غیر کیپڈ چامینڈو وکرما سنگھے بھی شامل ہیں۔ بھارت کے خلاف ٹی 20 سیریز کے لیے سری لنکا کی ٹیم درج ذیل ہے۔ چرتھ اسالنکا (کپتان)، پاتھم نسانکا، کوسل زینتھ پریرا، اویشکا فرنانڈو، کوسل مینڈس، دنیش چندیمل، کامندو مینڈس، داسن شاناکا، وینندو ہسرنگا، دونیت ویلاج، مہیش تھیکشانا، چامینڈو وکرما سنگھے، متھیشا پتھیرانا، نوان تشارا، دوشمنتھا چمیرا، بنورا فرنانڈو

نیتا امبانی انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی کی دوبارہ رکن منتخب

ویب ڈیسک// مکیش امبانی کی اہلیہ نیتا امبانی کو ایک بار پھر متفقہ طور پر بین الاقوامی اولمپک کمیٹی (آئی او سی) کا رکن منتخب کیا گیا ہے۔ وہ کھیلوں میں دلچسپی لیتی ہیں اور آئی پی ایل اور آئی ایس ایل سے جڑی ہوئی ہیں۔ اس کے لیے کل ہوئی ووٹنگ میں نیتا امبانی کے حق میں صد فیصد 93 ووٹ پڑے۔ 2016 میں ریو ڈی جنیرو اولمپک گیمز میں نیتا امبانی پہلی بار آئی او سی کی رکن منتخب ہوئی تھیں۔ وہ ریلائنس فاؤنڈیشن کی بانی اور چیئرپرسن ہیں۔ اپنے دوبارہ انتخاب پر، نیتا امبانی نے کہا، "میں بین الاقوامی اولمپک کمیٹی کی رکن کے طور پر دوبارہ منتخب ہونے پر بہت فخر محسوس کر رہی ہوں۔ میں صدر باخ اور آئی او سی میں اپنے تمام ساتھیوں کا مجھ پر اعتماد اور بھروسہ کرنے کے لیے شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ یہ دوبارہ انتخاب میرے لیے نہ صرف ایک ذاتی سنگ میل ہے بلکہ عالمی کھیلوں کے میدان میں ہندوستان کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ میں خوشی اور فخر کے اس لمحے کو ہر ہندوستانی کے ساتھ بانٹنا چاہتی ہوں نیز ہندوستان اور پوری دنیا میں اولمپک تحریک کو مضبوط کرنے کی منتظر ہوں۔"

گمبھیر کو ماہانہ ایک کروڑ تنخواہ اور دیگر مراعات

نئی دہلی// ہندوستانی ٹیم کے نئے ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر نے عہدہ سنبھال لیا ہے۔ ان کا کام سری لنکا کے دورے سے شروع ہوا ہے۔ ان کی قیادت میں یہ پہلا غیر ملکی دورہ ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ گوتم گمبھیر نے اس سب کے لیے بی سی سی آئی سے کتنی تنخواہ لی ہے؟ اگر رپورٹس پر یقین کیا جائے تو گوتم گمبھیر پر ہونے والے اخراجات جان کر آپ حیران رہ جائیں گے۔ سب سے پہلے تنخواہ کے بارے میں جانیں۔ گوتم گمبھیر کو بی سی سی آئی سے سالانہ تنخواہ 12 کروڑ روپے ملتی ہے۔ اب 12 کروڑ سالانہ یعنی ایک کروڑ ہر ماہ ٹیم انڈیا کے ہیڈ کوچ کے طور پر گوتم گمبھیر کو دیے جائیں گے۔ رپورٹس کے مطابق گوتم گمبھیر کی نہ صرف سالانہ تنخواہ 12 کروڑ روپے ہوگی، اس کے علاوہ انہیں دیگر سہولیات بھی دی جائیں گی۔ ایسی سہولیات میں سب سے اہم غیر ملکی دوروں پر ملنے والا روزانہ الاؤنس ہے۔ یہ رقم 21000 روپے ہے۔ گوتم گمبھیر 22 جولائی کو ہندوستانی ٹیم کے ساتھ سری لنکا پہنچے اور 7 اگست تک وہاں رہیں گے۔ اب اس کے مطابق گوتم گمبھیر کو سری لنکا کے دورے پر 16 دنوں کے لیے دیا جانے والا جملہ الاؤنس 336000 روپے ہے۔

فاسٹ بولر چمیرا زخمی، ٹی 20 سیریز سے باہر

کولمبو// ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان ٹی ٹوئنٹی سیریز سے قبل ہی ایک بڑا کھلاڑی سیریز سے باہر ہو چکا ہے۔ دشمنتھا چمیرا زخمی ہونے کے باعث ٹی ٹوئنٹی سیریز نہیں کھیل سکیں گے۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ دشمنتھا چمیرا کہاں زخمی ہیں لیکن یہ واضح ہے کہ وہ ٹی ٹوئنٹی سیریز کے تینوں میچ نہیں کھیلیں گے۔ دشمنتھا کا اخراج سری لنکا کے لیے بڑا دھچکا ہے۔ دراصل چمیرا کو ٹی 20 انٹرنیشنل میں اچھا تجربہ ہے اور وہ سری لنکا کے اسٹرائیک بولر بھی ہیں۔ دشمنتھا چمیرا ابھی گوتم گمبھیر کے لیے بہت خاص ہیں۔ گمبھیر نے اس کھلاڑی کو 2 کروڑ روپے کی بھاری قیمت پر لکھنؤ سپر جائنٹس میں جگہ دی تھی اور اس کھلاڑی نے آئی پی ایل 2024 میں کولکتہ نائٹ رائیڈرز میں شمولیت اختیار کی تھی۔

قومی ہاکی کوچنگ کیمپ کے لئے ہندوستانی مردوں کے بنیادی ممکنہ گروپ کا اعلان

نئی دہلی// ہاکی انڈیا نے منگل کو ستمبر میں چین کے شہر ہولن بیر میں ہونے والی آئندہ ایشین چیمپئنز ٹرافی کے لیے بنگلورو کے ایس اے آئی سینٹر میں سینئر مردوں کے قومی کوچنگ کیمپ کے لیے بنیادی ممکنہ گروپ کا اعلان کیا۔ کور گروپ میں وہ کھلاڑی شامل ہیں جنہوں نے پیرس 2024 کے لیے فائنل نہیں کیا۔ اس میں ڈویلپمنٹ گروپ اور جونیئر مینز ہاکی ٹیم کے کھلاڑی بھی شامل ہیں۔ اولمپک ٹیم کے کھلاڑی مختصر وقفے کے بعد 24 اگست کو جاری قومی کیمپ میں شامل ہوں گے۔ کیمپ 4 ستمبر 2024 کو ختم ہوگا۔ جیسا کہ سینئر ٹیم پیرس 2024 میں اپنی مہم شروع کرنے کی تیاری کر رہی ہے، ہمارے پاس پہلے سے ہی کھلاڑیوں کا ایک مضبوط گروپ ہے جو ہندوستان کے لیے دوبارہ کھیلنے کا موقع حاصل کرنے کے لیے تیار ہے،' ہیڈ کوچ کریگ فلٹن نے ہاکی انڈیا کے ساتھ کہا۔ ایشین چیمپئنز ٹرافی اولمپک گیمز کے مکمل ہونے کے چند ہی ہفتے بعد، برا عظمی چیمپئن شپ کی تیاریاں پہلے ہی ایس اے آئی، بنگلور میں ایک ساتھ ٹریننگ جاری رکھیں گی، جہاں بھارت دفاعی چیمپئن کے طور پر جائے گا۔ 24 اگست کو ان کے ساتھ شامل ہوں گے۔

ممبئی کرکٹ ایسوسی ایشن کے سب سے کم عمر صدر بنے اجنکیا نائک

ممبئی// اجنکیا نائک ممبئی کرکٹ ایسوسی ایشن (ایم سی اے) کے سب سے کم عمر صدر بن گئے ہیں۔ ایم سی اے انتخابات کے نتائج کا اعلان منگل کو کیا گیا۔ ایم سی اے کے ایک بیان کے مطابق 37 سالہ نائک نے ممبئی بی جے پی کے سربراہ اور بی سی سی آئی کے خزانچی آشیش شیلر کے امیدوار سنجے نائک کو 107 ووٹوں سے شکست دی۔ اجنکیا کو 221 ووٹ ملے، جب کہ سنجے کو 114 ووٹ ملے۔ یہ انتخابات ایم سی اے کے سابق صدر امول کالے کی موت کی وجہ سے ہوئے۔ کالے کا اس ماہ کے شروع میں نیویارک میں 47 سال کی عمر میں انتقال ہو گیا تھا۔ نائک ایم سی اے کے سکریٹری کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ خالی عہدے کو پر کرنے کے لیے، ایم سی اے نے انتخابی شیڈول کا اعلان کیا تھا، جس میں 25 جون سے 2 جولائی تک ممبر کلبوں کے نمائندوں اور سابق بین الاقوامی کھلاڑیوں کے نام طلب کیے جانے شامل تھے۔ کالے اکتوبر 2022 میں ہونے والے انتخابات میں ہندوستان اور ممبئی کے سابق کرکٹر سندیپ پاٹل کو شکست دینے کے بعد ایم سی اے کے صدر بنے۔ کالے نے 2022 میں منتخب ہونے کے بعد ممبئی کرکٹ ایسوسی ایشن کے صدر کی حیثیت سے کامیاب مدت پوری کی۔

ارشد ندیم: اولمپکس میں پاکستان کو 32 سال بعد گولڈ میڈل دلوانے کی 'واحد امید'

ویب ڈیسک//

ایک ایتھلیٹ کے لیے کسی بھی بڑے ایونٹ میں بہترین کارکردگی دکھانے کی امید عام سی بات ہے لیکن اگر اس کے ساتھ تین دہائیوں سے زیادہ عرصے سے گولڈ میڈل کا انتظار بھی جڑ جائے تو کچھ الگ سا دباؤ سامنے آتا ہے۔ پیرس اولمپکس میں پاکستان کی نمائندگی کرنے والے جیولن تھروور ارشد ندیم کو بھی اس بات کا بخوبی ادراک ہے کہ انھیں 32 سال بعد اولمپکس میں پاکستان کے لیے گولڈ میڈل جیتنے کی واحد امید سمجھا جا رہا ہے۔ 2024 کے اولمپکس مقابلوں میں پاکستان کا سات رکنی دستہ شرکت کر رہا ہے لیکن ان میں سے ارشد ندیم کو ہی ان کی کارکردگی کی وجہ سے میڈل کا دعویدار سمجھا جا رہا ہے۔ اولمپکس میں شرکت کے لیے پیرس روانگی سے قبل بی بی سی اردو سے بات کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ 'اولمپکس ہو رہے ہیں تو صاف ظاہر ہے کہ دباؤ تو ہوتا ہے لیکن جب آپ سٹارٹ پر کھڑے ہوتے ہیں اور جیسے ہی آپ کے ہاتھ میں جیولن آتا ہے اور آپ کا فوکس ہوتا ہے کہ میں نے اپنی بہترین تھرو کرنی ہے تو اس وقت وہ سارے جذبات ختم ہو جاتے ہیں۔ بس یہی جذبہ ہوتا ہے کہ میں نے اپنی بہترین کارکردگی دینی ہے۔' اگرچہ یہ ارشد ندیم اور پاکستان کے لیے پیرس اولمپکس میں گولڈ میڈل جیتنے کا بہترین موقع ہے تاہم اس مقابلے میں ان کے روایتی حریف انڈیا کے نیرج چوپڑا بھی ہوں گے جنھوں نے ٹوکیو اولمپکس میں انڈیا کو گولڈ میڈل جتوایا تھا۔ پیرس اولمپکس کی ویب سائٹ پر ارشد ندیم بمقابلہ نیرج چوپڑا کو 'پانچ بڑے مقابلوں' میں شمار کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ 'پیرس 2024 دونوں کے لیے دنیا کا عظیم جیولن تھروور بننے کا موقع ہے۔' ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ ارشد ندیم جنوبی ایشیا کے پہلے اور واحد ایتھلیٹ ہیں جن کے پاس 90 میٹر سے زیادہ فاصلے تک جیولن پھینکنے کا اعزاز ہے جبکہ نیرج چوپڑا نے اب تک 90 میٹر کا ہدف عبور نہیں کیا ہے۔ ارشد نے یہ اعزاز 2022 کے دولت مشترکہ کھیلوں میں حاصل کیا تھا تاہم 2023 میں ایتھلیٹکس کے عالمی مقابلوں میں ارشد اور نیرج چوپڑا جب مدمقابل آئے تو وہ ارشد کامن ویلتھ گیمز جیسی کارکردگی نہیں دہرا سکے تھے اور نیرج کو طلائی اور انھیں چاندی کا تمغہ ملا تھا۔ پیرس اولمپکس میں جیولن تھرو مقابلوں کا ابتدائی کوالیفیکیشن راؤنڈ چھ اگست کو جبکہ فائنل آٹھ اگست کو منعقد ہوگا۔ ہم نے ٹریننگ گراؤنڈ پر موجود ارشد ندیم کو مختلف مشقیں کرتے دیکھا۔ اس دوران وہ مکمل اعتماد کے ساتھ دکھائی دیے۔ وہ بتاتے ہیں کہ 'جیسے ہی جیولن ہاتھ سے ریلیز ہوتا ہے تو (اسی وقت) پتا چل جاتا ہے کہ یہ تھرو اچھی ہوگی یا نہیں۔ ہر مقابلے کے فائنل میں چھ تھروز ہوتی ہیں مگر ارشد ندیم کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ 'بہتر سے بہتر تھرو کریں۔' پریکٹس کرتے ہوئے ارشد ندیم نے بتایا کہ 90 میٹر کی تھرو کرنے سے قبل ان کی بہترین تھرو 86.38 میٹر کی تھی۔

ایشیا کپ: سیمی فائنل سے پہلے مندھانا نے کہا- آپ کسی بھی ٹیم کو ہلکے میں نہیں لے سکتے

دمبولا// ہندوستان کی اسٹینڈ ان کپتان اسمرتی مندھانا نے کہا کہ ان کی ٹیم خواتین ایشیا کپ 2024 کے سیمی فائنل میں اپنی حریف کو ہلکے میں نہیں لے گی۔ ہندوستانی ٹیم نے گروپ مرحلے میں ناقابل شکست رہ کر سیمی فائنل میں جگہ بنالی ہے۔ ہندوستان نے منگل کی رات نیپال کو 82 رن سے شکست دے کر گروپ مرحلے کی مہم کا اختتام کیا۔ ہرمن پریت کور کی قیادت والی ٹیم گروپ اے میں سرفہرست رہی اور چھ پوائنٹس کے ساتھ ناقابل شکست رہی۔ بھارت کی جیت کے بعد پاکستان نے بھی گروپ مرحلے میں دوسری پوزیشن حاصل کر کے آخری چار کے لیے کوالیفائی کر لیا۔ ہندوستان آخری چار میں کھیلنے کے لیے تیار ہے اور اس کے مخالفین کا فیصلہ ہونا باقی ہے۔ اسمرتی نے کہا کہ ہندوستانی ٹیم اپنے مخالفین کو ہلکے میں نہیں لے گی۔ نیپال کے خلاف میچ کے بعد اسمرتی نے کہا، "آپ کسی بھی ٹیم (سیمی فائنل حریف) کو ہلکے میں نہیں لے سکتے۔ ہمارے پاس آرام کرنے اور پریکٹس کرنے کے لیے دو دن ہیں۔ اس کے بعد ہم میدان میں اتریں گے اور خود کو آزمائیں گے۔" بھارت نے اپنی مہم کا آغاز روایتی حریف پاکستان کو 7 وکٹوں سے شکست دے کر کیا۔ انہوں نے متحدہ عرب امارات کے خلاف 78 رنوں کی جیت کے ساتھ اپنا ناقابل شکست سلسلہ جاری رکھا۔ نیپال کے خلاف بھارت 82 رن سے جیت گیا۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,